روز بروز

انور مسعود



روزبروز

انور مسعود

دوست پبلی کیشنز

اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی

عوام کے نام

ضابطہ

ISBN: 978-969-496-358-7

کتاب	:	روز بروز
شاعر	:	انور مسعود
موسم اشاعت	:	2010
سرورق	:	خالد رشید
مطبع	:	ورڈ میٹ، اسلام آباد
قیمت	:	300.00 روپے

دوست پبلی کیشنز پلاٹ 110 سٹریٹ 15، I-9/2 ، پوست بکس نمبر 2958، اسلام آباد
فون: 051-4102784-5 E-mail: dostpub@comsats.net.pk

ترتیب

ابتدائیہ

اپریل ۲۰۰۵ء کے آخری ہفتہ میں مجھے روزنامہ 'جناح' کے لئے روزانہ ایک قطعہ لکھنے کے لئے دعوت دی گئی۔ میں نے یہ دعوت بخوشی قبول کر لی اور اس کام کا آغاز کر دیا۔ یہ سلسلہ ۳ نومبر ۲۰۰۸ء تک جاری رہا۔ احباب کا مشورہ تھا کہ ان قطعات کو کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ قطعات کا یہ مجموعہ اسی مشورہ پر عمل پیرا ہونے کی صورت ہے۔ فی الحال اس میں ۳۱ دسمبر ۲۰۰۷ء تک کے قطعات جمع کئے گئے ہیں جن کی کُل تعداد چار سو چھیاسٹھ بنتی ہے۔

قارئین سے مخفی نہیں کہ اس عہد میں ہمارا ملک نہایت پُرآشوب حالات کے دباؤ میں سانس لیتا رہا ہے۔ ''روشن خیالیوں'' کی پھیلائی ہوئی بے اعتدالیوں کا یہ تاریک ترین دور ہے۔ اس زمانے میں داخلی خلفشار اور خارجی فشار نے ہمارے ملک کو جس ابتری سے دوچار کیا وہ کسی صاحب نظر سے پوشیدہ نہیں۔

درخت اور معاشرہ کی صورت حال ایک دوسرے کے برعکس ہے۔ درخت کی جڑ خراب ہو جائے تو سارا درخت اُجڑ جاتا ہے جبکہ ارباب اقتدار میں خرابی پیدا ہو جائے تو وہ معاشرے کے سارے جسم میں سرایت کر جاتی ہے۔

اس زمانے میں سیاسی، اخلاقی، سماجی غرض ہر لحاظ سے پاکستانی معاشرے کو انتہائی بے دردی سے پامال کیا گیا۔ بد سے بدتر حکمرانوں کے دور میں بھی اخلاقی قدروں کو اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا اس دورِ حکومت میں پہنچایا گیا۔

اس مجموعے میں شامل قطعات زیادہ تر اُسی زمانے میں لکھے گئے جو اس عہدِ تاریک کے دورانیے کا ایک حصہ تھا۔ اس دور میں پاکستانی عوام جس کرب و اذیت کا شکار رہے ہیں میں نے اُسے شدت سے محسوس کیا اور ان قطعات کی صورت میں ڈھال دیا ہے۔

یہ تذکرہ بھی ضروری ہے کہ اِن قطعات کا کینوس صرف ملکی صورتحال کے موضوعات تک محدود نہیں بلکہ اِس میں غیر ملکی اور غیر سیاسی موضوعات بھی شامل ہیں۔

اس سلسلے کے بقیہ قطعات ایک اور مجموعے کے متقاضی ہیں جو مَیں اس کے فوراً بعد شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں (انشاءاللہ)۔

اس ضمن میں یہ صراحت بھی ضروری ہے کہ 'جناح' میں شائع ہونے والے وہ قطعات جو میری تصانیف ''قطعہ کلامی''، ''غنچہ پھر لگا کھلنے'' اور ''درپیش'' میں شائع ہو چکے تھے وہ اس مجموعے میں شامل نہیں کیے گئے۔

یہ بات بھی ناگفتہ نہ رہے کہ روزنامہ 'جناح' کے بعد قطعہ نگاری کے سلسلے میں مَیں روزنامہ 'ایکسپریس' سے وابستہ ہو گیا ہوں لہٰذا آئندہ مجموعے میں زیادہ تر وہ قطعات ہونگے جو روزنامہ 'ایکسپریس' میں چھپتے رہے ہیں۔

اس مجموعے کو کتابی شکل دینے کے مراحل میں پروفیسر محمد نوید ازہر کی دوستانہ اور صمیمانہ مشاورت اور معاونت کا تذکرہ ناگزیر محسوس ہوتا ہے تاکہ یہ ابتدائیہ نامکمل نہ رہے۔

انور مسعود

۱۲ مارچ ۲۰۱۰ء

اسلام آباد

اس طرح تو ہوتا ہے

یونہی غافل رہے ہم دشمنوں سے
تو پھر فتنے بپا ہوتے رہیں گے
اگر بے دانشی باقی رہے گی
مسائل رونما ہوتے رہیں گے

۲۵ اپریل ۲۰۰۵ء

○○○

کہو آمین

نکالے قعرِ بدبختی سے ہم کو
ہمیں اوجِ سعادت سے نوازے
خدا کا خوف رکھتی ہو جو دل میں
خدا ایسی قیادت سے نوازے

۲۹ اپریل ۲۰۰۵ء

احسانِ عظیم

پرانا قرض لوٹایا گیا ہے
بڑا احسان فرمایا گیا ہے
اٹھارہ ایف کا بھارت سے ہے وعدہ
ہمیں سولہ پہ ٹرخایا گیا ہے

۳۰ اپریل ۲۰۰۵ء

○○○

ستاون سال گذرے

وہی ہے گھر میں کھٹکوں کا بسیرا
پریشاں بام و در، ویسے کے ویسے
ستاون سال گذرے ہیں پر انوؔر
مرے شام و سحر، ویسے کے ویسے

یکم مئی ۲۰۰۵ء

تحمّل

جب تک نہ میسّر ہو تحمّل کا قرینہ
پیرایۂ گفتار سنبھلنے کا نہیں ہے
بارود کے لہجے میں اگر بات کرو گے
دلخواہ نتیجہ تو نکلنے کا نہیں ہے

۲ مئی ۲۰۰۵ء

○○○

جدیدیت

جئے جاتے ہیں جیسے اہلِ یورپ
اسی انداز سے تو بھی جئے جا
یہی ہے اب جدیدیت کا مطلب
کہ بس مغرب کی نقالی کئے جا

۳ مئی ۲۰۰۵ء

جب ذرا

روپ کی، رفتار کی، گفتار کی
دلربائی، خوشنمائی دیکھ لی
چلتی، پھرتی، بولتی تصویر یار
جب ذرا سی ڈی چلائی دیکھ لی

۵ مئی ۲۰۰۵ء

○○○

ریلوے کا نظام

گام ابتر، خرام ابتر ہے
کوچ ابتر قیام ابتر ہے
ایسا اُترا ہوا ہے پٹڑی سے
ریلوے کا نظام ابتر ہے

۲۱ جولائی ۲۰۰۵ء

حقائق

حقائق سے جو دلچسپی ہو تم کو
تو اصلی صورتِ حالات سُن لو
سماعت کی اگر توفیق پاؤ
تو لندن کے میئر کی بات سن لو

۲۳ جولائی ۲۰۰۵ء

○○○

دباؤ

سبھی موجیں ہیں جس کی انتقامی
وہ دریا اور چڑھتا جا رہا ہے
دھماکے تو ہوئے برطانیہ میں
دباؤ ہم پہ بڑھتا جا رہا ہے

۲۴ جولائی ۲۰۰۵ء

حَسبہ

نہ کرتے احتجاج اتنا زیادہ
غضب سے منہ نہ ان کا لال ہوتا
عدالت میں اسے لے کر نہ جاتے
جو حسبہ ان کے حسبِ حال ہوتا

۲۶ جولائی ۲۰۰۵ء

○○○

جانے کب؟

ہے زمانہ منتظر اس بات کا
کب یہ وقت آئے گا چاچا سام پر
عدل کے ایوان میں فی الحال تو
فردِ جرم عائد ہوئی صدام پر

۲۸ جولائی ۲۰۰۵ء

مجھ سے سنئے

وادیِ کشمیر کے بارے میں مت باتیں کریں
لوگ ان باتوں کو سن سن کر بہت اکتا گئے
مجھ سے سنئے اک بڑی عمدہ، بڑی تازہ خبر
بھارتی آلو ہماری منڈیوں میں آ گئے

۲۹ جولائی ۲۰۰۵ء

○○○

تدبیر

یہی تدبیر ہے ردِّ بلا کی
بلاؤں سے دعا محفوظ رکھے
وطن کو اس مصیبت سے بچائے
دھماکوں سے خدا محفوظ رکھے

۳۱ جولائی ۲۰۰۵ء

ردِعمل

جب ستم کی آپ ڈالیں گے طرح
پھر جواب: آں غزل کیسے نہ ہو
آپ کو بھی سوچنا تو چاہیے
ظلم کا ردعمل کیسے نہ ہو

یکم اگست ۲۰۰۵ء

○○○

ساتھ ہی ساتھ

یہاں دونوں رہیں گی ماشاء اللہ
کہ دونوں ہاتھ سے بجتی ہے تالی
یہاں جاگیر داری بھی رہے گی
رہے گی ساتھ ہی روشن خیالی

۱۳ اگست ۲۰۰۵ء

لفظی رعایت

رہے ملحوظ لفظوں کی رعایت
لغت سے بھی ضروری ہے لگاؤ
یہ میرا مخلصانہ مشورہ ہے
عزیزو! چین سے چینی منگاؤ

۱۴ اگست ۲۰۰۵ء

○○○

احتیاط

دن چڑھا ہے تو اس کو رات کریں
مل کے بیٹھے ہیں کوئی بات کریں
ٹھوس باتوں سے احتیاط کریں
بے نتیجہ مذاکرات کریں

۱۵ اگست ۲۰۰۵ء

گلہ

مجھے شدید گلہ ہے ترے روّیے سے
میں پوچھتا ہوں تری اس میں بہتری کیا ہے
کہ تیرے دین کے دشمن ترے چہیتے ہیں
"مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے"

۷اگست ۲۰۰۵ء

○○○

جرم وسزا

معاشرے میں اگر عدل دستیاب نہ ہو
معاشرے میں کرائم ضرور ہوتے ہیں
سزا ملے تو برائی پنپ نہیں سکتی
سزا نہ ہو تو جرائم ضرور ہوتے ہیں

۹اگست ۲۰۰۵ء

درسِ حیاتِ قائداعظم

حکیم وشاعرِ مشرق سے انوؔر میں نے جب پوچھا
کہ اجمالاً ہے کیا درسِ حیاتِ قائداعظم
جواباً حضرتِ اقبال نے ارشاد فرمایا
"یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم"

۱۲اگست ۲۰۰۵ء

○○○

فلک سے نسبت

اس امتزاج سے ہوتا ہے معجزے کا ظہور
ملے جو عزم سے ہمت تو بات بنتی ہے
زمین پاؤں کے نیچے کہاں نہیں ہوتی
فلک سے ہو کوئی نسبت تو بات بنتی ہے

۱۳اگست ۲۰۰۵ء

دعا

حضورِ حق میں دعا گو ہوں ہر گھڑی انوؔر
محبت اس کی مرے دل میں، جان میں رکھے
خدا کی خاص عنایت ہے ارضِ پاکستان
خدائے پاک اسے اپنی امان میں رکھے

۱۴ اگست ۲۰۰۵ء

○○○

۵۷ سال سے

ایک تعویق مسلسل ہے ستاون سال سے
ختم ہوتا ہی نہیں ہے مرحلہ تاخیر کا
اس طرح لٹکی ہوئی دیکھی نہیں ہے کوئی چیز
جس طرح لٹکا ہوا ہے مسئلہ کشمیر کا

۱۶ اگست ۲۰۰۵ء

لازماً

ہمیں مدت سے اس کا سامنا ہے
یہ کیسی رسم چل نکلی یہاں پر
جہاں بھی کوئی چوراہا ملے گا
بھکاری لازماً ہوں گے وہاں پر

۱۷ اگست ۲۰۰۵ء

○○○

سمجھوتا

عالمی تخریب کاروں کا مزید
کیا خبر آپس میں سمجھوتا ہے کیا
تم نے کیا دیکھا ابھی ورلڈ آرڈر
’آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا‘

۱۸ اگست ۲۰۰۵ء

نابلد

اس کے لئے یہ کارِ سیاست نہیں مفید
بہتر ہے اس کو اور کسی رہ پہ ڈال دو
چونکہ وہ ہے زبانِ فرنگی سے نابلد
مُلّا کو انتخابی عمل سے نکال دو

۱۹اگست ۲۰۰۵ء

○○○

پہنچا ہوا

کچھ ایسے بھی ہیں سادہ لوح بندے
جو بس اتنا تصوف جانتے ہیں
جسے لاحق ہو مخبوطُ الحواسی
اسے پہنچا ہوا گردانتے ہیں

۲۱اگست ۲۰۰۵ء

صورت حالات

صورت حالات کیا بتلائیں ہم
عام ہے اب وارداتوں کا چلن
لٹ رہی ہیں راستوں میں گاڑیاں
دندناتے پھر رہے ہیں راہزن

۲۳اگست ۲۰۰۵ء

○○○

شُکر ہے

متفق جس پہ سردست ہیں سارے صوبے
اسی منصوبۂ تعمیر کا وعدہ ہی سہی
شکر ہے بات کوئی طے تو ہوئی ہے انورؔ
ڈیم کالا نہیں بنتا ہے تو بھاشا ہی سہی

۲۵اگست ۲۰۰۵ء

گزارش

اس نے پوچھا آپ کیسا چاہتے ہیں انتخاب
میں نے صرف اتنا کہا شفاف ہونا چاہیے
اس نے پوچھا ملک میں کیا چیز ہونی چاہیے
عرض کی میں نے کہ بس انصاف ہونا چاہیے

۲۶ اگست ۲۰۰۵ء

○○○

جسارت

حذف کرتے ہو آیاتِ جہادی
یہ جرأت ہو گئی ہے اب تمہاری
اُسے تبدیل کرنا چاہتے ہو
محافظ جس کی ہے خود ذاتِ باری

۲۷ اگست ۲۰۰۵ء

مدتوں بعد

کتنی اچھی خبر سنی ہم نے
کان میں بج رہی ہے شہنائی
مدتوں بعد ٹیم ہاکی کی
فائنل میچ جیت کر آئی

۲۸ اگست ۲۰۰۵ء

○○○

کرشمے

بلدیاتی انتخابی مرحلے کے باب میں
کیسے کیسے واقعے تحریر فرمائے گئے
کچھ علاقوں میں تو ووٹوں میں بڑی برکت ہوئی
درج بھی اتنے نہیں تھے جتنے بھگتائے گئے

۲۹ اگست ۲۰۰۵ء

انتخاب

کس کو اندازہ ہے اس نقصان کا
کیجئے اس کا حساب و احتساب
آپ اسے پُرامن کہتے ہیں مگر
کتنی جانیں لے گیا یہ انتخاب

۳۰ اگست ۲۰۰۵ء

○○○

سرپرست

دوستو!۔جن کی مسلّم ہے مسلماں دشمنی
ایک شائی لاک ہے اور ایک لچھو رام ہے
ان کی ننگِ آدمیت حرکتوں کا سرپرست
ساری دنیا جانتی ہے صرف انکل سام ہے

۳۱ اگست ۲۰۰۵ء

حسبِ معمول

معمول کی باتوں پہ مناسب نہیں لگتا۔
ہوتا ہے اگر خون کی حدّت میں اضافہ
حیرت ہے کہ اس پر بھی بھڑک اٹھتا ہے انور
ہو جائے جو پٹرول کی قیمت میں اضافہ

۲ ستمبر ۲۰۰۵ء

○○○

گرانی

یہ مہنگائی جو بڑھتی جا رہی ہے
ہمیں اس سے کوئی خوف و خطر نئیں
حکومت ہم سے بہتر جانتی ہے
عوامُ الناس پر اِس کا اثر نئیں

۳ ستمبر ۲۰۰۵ء

اسرائیل سے رابطہ

ہے یہ ایسا مسئلہ جس پر ہماری قوم کو
مختلف آراء کے خانوں میں نہ بٹنا چاہیے
ہم تو سختی سے اسی موقف کے حامی ہیں جناب
قائداعظم کے موقف سے نہ ہٹنا چاہیے
۴ ستمبر ۲۰۰۵ء

○○○

تقدیرِ فرنگ

مچل رہا ہے جو طوفاں دیارِ مغرب میں
یہ لگ رہا ہے کہ اقبال کی نگاہ میں ہے
کہا تھا اس نے کئی سال پیشتر انورؔ
'فرنگ رہ گذرِ سیلِ بے پناہ میں ہے'
۵ ستمبر ۲۰۰۵ء

کل اور آج

ان کے حق میں کیا ہوئی وہ گرمجوشی آپ کی
آپ کے جذبات اتنے سرد کیسے ہو گئے
کل پچھاڑا تھا جنہوں نے روس کے عفریت کو
وہ مجاہد آج دہشت گرد کیسے ہو گئے
۶ ستمبر ۲۰۰۵ء

○○○

دہشت گرد

یہ دہشت گرد بھی کیسی بلا ہیں
تماشے نت نئے دکھلا رہے ہیں
جو دنیا کی سپر پاور ہے انورؔ
اسے ناکوں چنے چبوا رہے ہیں
۷ ستمبر ۲۰۰۵ء

ہڑتال

حزبِ اختلاف کی کیا ہو کارکردگی
کاروبارِ زندگی رنگ بدلتا ہے کیا
آپ بھی ہیں منتظر اور ہم بھی منتظر
دیکھئے ہڑتال کی تہہ سے اُچھلتا ہے کیا

۹ستمبر۲۰۰۵ء

○○○

قابلِ تکریم

جو رسم و روایت نہیں معقول ذرا بھی
اس رسم و روایت کا بہانہ نہ بناؤ
عورت تو بہت قابلِ تکریم ہے لوگو
عورت کو تشدد کا نشانہ نہ بناؤ

۱۰ستمبر۲۰۰۵ء

ہماری زندگی

بس اک غم ہے جو کھانے کو ملا ہے
اور اس کے ساتھ آنسو پی رہے ہیں
ہماری زندگی کیا پوچھتے ہو
خطِ غربت سے نیچے جی رہے ہیں

۱۱ستمبر۲۰۰۵ء

○○○

ہڑتال

اس ضمن میں ہے حزبِ مخالف کا یہ موقف
جو چیز جہاں پر تھی وہیں جام ہوئی ہے
سرکار کا موقف ہے ذرا اور طرح کا
سرکار یہ کہتی ہے کہ ناکام ہوئی ہے

۱۲ستمبر۲۰۰۵ء

غالبؔ کی زمین میں

فوراً اِک قطعہ زمین حضرتِ غالبؔ میں لکھ

تو وگرنہ مرتکب ہو جائے گا تاخیر کا

جب تلک کشمیریوں کی رائے لی جاتی نہیں

تب تلک باقی رہے گا مسئلہ کشمیر کا

۱۳ستمبر۲۰۰۵ء

○○○

ٹس سے مس

ڈٹا ہے ایک ہی موقف پہ بھارت

شکارِ پیش و پس ہوتا نہیں ہے

لچک ہم تو دکھاتے جا رہے ہیں

مگر وہ ٹس سے مس ہوتا نہیں ہے

۱۷ستمبر۲۰۰۵ء

پیش رفت

یہ مذاکرات کا ماجرا

نہ سنو نہ ہم سے بیاں کرو

کوئی پیشرفت نہ ہو سکی

یہی پیشرفت ہے دوستو

۲۰ستمبر۲۰۰۵ء

○○○

حکم عدولی

جو ان کی حکم عدولی کا ارتکاب کرے

انہیں قبول نہیں ایسا مدرسہ کوئی

وہ دینیات کا ایسا نصاب چاہتے ہیں

کہ جس میں دین کا ہووے نہ شائبہ کوئی

۲۱ستمبر۲۰۰۵ء

ریٹائرڈ دوست[۱]

وہ بتلاتا پھرے ہے ہر کسی کو
بڑھاپا اس کے سر پر آ گیا ہے
اسے ہے خواہشِ اعلانِ پیری
ہمارا یار بھی سٹھیا گیا ہے

۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء

○○○

ناخواندگی

وہ جن کو اپنے علم و فراست پہ ناز ہے
وہ بھی ہماری شانِ ترقی سے جل گئے
اپنا کوئی حریف و مقابل نہیں رہا
ناخواندگی میں ہم بہت آگے نکل گئے

۲۵ ستمبر ۲۰۰۵ء

---

۱ رشید نوشاہی مرحوم

قدرت اور کترینا

کتنی ''کترینا'' کے ہاتھوں ہو چکیں بربادیاں
اب وہاں ''ریٹا'' کی طوفاں خیزیوں کا شور ہے
کتنی طاقتور ہے قدرت آدمی کے سامنے
آدمی قدرت کے آگے کس قدر کمزور ہے

۲۶ ستمبر ۲۰۰۵ء

○○○

جان لیوا

جو ''ون ویلنگ'' کا مہلک سلسلہ ہے
یہ سارے ملک میں پھیلا ہوا ہے
کسی صورت یہ پہیہ جام کیجے
جوانوں کو نگلتا جا رہا ہے

۲۷ ستمبر ۲۰۰۵ء

سردار عبدالقیوم

اب تو کچھ اور ہی آثار نظر آتے ہیں
اپنے موقِف سے بھی بیزار نظر آتے ہیں
جب سے لوٹے ہیں وہ بھارت کی زیارت کر کے
''بدلے بدلے مری سرکار نظر آتے ہیں''

۲۹ ستمبر ۲۰۰۵ء

○○○

جامِ جَم

جہاں پر میرے کمرے میں ہے ٹی وی
وہیں پر مستقل پایا گیا ہوں
مجھے اک جامِ جَم سا مل گیا ہے
میں کیبل دے کے بہلایا گیا ہوں

۳۰ ستمبر ۲۰۰۵ء

دیدنی

دلچسپ اس قدر ہے چناؤ کا مرحلہ
ہر بات دیدنی ہے الیکشن کے باب کی
کیا کیا نشاں چُنا ہے ہر امیدوار نے
''پسلی پھڑک اٹھی نگہِ انتخاب کی''

یکم اکتوبر ۲۰۰۵ء

○○○

چاچا سام۔ امریکہ

بنا رکھی ہے غیروں سے بھی اس نے
وہ ہم سے بھی لگاوٹ کر رہا ہے
کوئی پکڑے اب اس کو بھی تو انورؔ
محبت میں ملاوٹ کر رہا ہے

۱۲ اکتوبر ۲۰۰۵ء

استقبالِ رمضان

آغاز ہوا چاہتا ہے ماہ مبارک
سرکار پہ طاری ہے بہت خوف خدا کا
شاید کہ اسی خوف کا حاصل ہے یہ اِقدام
پٹرول کی قیمت میں اضافے کا دھماکا
۳ اکتوبر ۲۰۰۵ء

○○○

عشرۂ اولین

یہ مہینہ ہے سر بسر تقدیس
ہے یہ ربِّ کریم کا اِنعام
رحمتوں اور برکتوں والا
عشرۂ اولینِ ماہِ صیام
۹ اکتوبر ۲۰۰۵ء

زلزلہ

ہر کوئی نوحہ بلب ہے انورؔ
جس کو دیکھو وہی فریادی ہے
"کوئی ویرانی سی ویرانی ہے"
کوئی بربادی سی بربادی ہے
۱۱ اکتوبر ۲۰۰۵ء

○○○

قیامتِ صغریٰ

قیامت ایسی گزری ہے وطن پر
کراہیں اور دھاڑیں رہ گئی ہیں
مکانوں میں مکیں باقی نہیں ہیں
دراڑیں - ہی دراڑیں رہ گئی ہیں
۱۲ اکتوبر ۲۰۰۵ء

متاثرین کی مدد

نہایت قابلِ داد اور سزا وارِ ستائش ہے
جوانوں نے نبھایا جس طرح یہ فرضِ اخلاقی
بہت یاد آ رہا ہے اس گھڑی اقبال کا مصرع
"ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی"

۱۳ اکتوبر ۲۰۰۵ء

○○○

سیاچن

یہ بلندی یہ بُرودت اور یہ برف
موت نے بھی روپ دھارے ہیں بہت
گولیوں میں کم مَرے فوجی جواں
موسمی حالات نے مارے بہت

۱۴ اکتوبر ۲۰۰۵ء

چپکے سے

اس ضمن میں کمال کا حاضر دماغ ہے
کیا کیا نہ غائبانہ کئے جا رہا ہے وہ
جو فنڈ بھی ملے اُسے دفتر کے واسطے
چپکے سے اپنے گھر کو لئے جا رہا ہے وہ

۱۶ اکتوبر ۲۰۰۵ء

○○○

زلزلہ

المناک اسقدر یہ سانحہ ہے
کہ "سونامی" سے بڑھ کر ہے تباہی
اسے اک شامتِ اعمال کہیے
سراسر ہے. یہ تنبیہِ الٰہی

۱۷ اکتوبر ۲۰۰۵ء

دھڑکا

کیسا دھڑکا لگ گیا دل کے تئیں مت پوچھیے
آنکھ سونا چاہتی ہے اور سو سکتی نہیں
آدمی کس طرح کوئی پیش بندی کر سکے
زلزلے کی پیشگوئی بھی تو ہو سکتی نہیں

۱۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء

○○○

خیمہ بستیاں

یہ سانحہ تو ہمیں حشر تک رہے گا یاد
بڑی کڑی ہے، پڑی ہے جو قوم پر اُفتاد
کبھی جہاں در و دیوار تھے مکانوں کے
کریں گے لوگ وہاں خیمہ بستیاں آباد

۱۹ اکتوبر ۲۰۰۵ء

رمضان شریف میں

یہ منظر بھی اب دیکھنا پڑ رہا ہے
مری روح کو ہے ملال اس کا گہرا
یہ ماہِ مبارک کی تکریم دیکھو
مساجد کے باہر پولس کا ہے پہرہ

۲۰ اکتوبر ۲۰۰۵ء

○○○

اے ربِّ کریم

ٹال دے سر سے ہمارے آزمائش کی گھڑی
اب جو رکتے ہی نہیں ان آنسوؤں کا واسطہ
رحم فرما دے خداوندا ہمارے حال پر
لمسِ مادر کو ترستے کم سِنوں کا واسطہ

۲۱ اکتوبر ۲۰۰۵ء

تضمینِ ضمیر

دلوں پر مسلّط ہوئے غم کے سائے
کوئی کیسے اس غم کی شدت بتائے
''کسی قوم پر ایسی آفت نہ آئے
کہ بچّوں کے لب پر ہنسی سوکھ جائے''

۲۲ اکتوبر ۲۰۰۵ء

○○○

کسے معلوم ہے

کس قدر لاشیں ابھی ملبے کے نیچے دفن ہیں
جانے کیا موجود ہے اب اور کیا معدوم ہے
صرف اندازے لگائے جا رہے ہیں اب تلک
کس قدر نُقصاں ہوا ہے یہ کسے معلوم ہے

۲۳ اکتوبر ۲۰۰۵ء

حسرت وملال

کھا گیا کتنے جوانوں کو یہ ظالم زلزلہ
اَن گِنت بوڑھے بچارے اس کی زد میں آ گئے
کچھ نہ پوچھو دل میں ہے کتنا ملال ان کیلئے
''حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے''

۲۵ اکتوبر ۲۰۰۵ء

○○○

پَے بہ پَے

توبہ توبہ یہ زمیں کی لرزشیں
دل سے ان کا خوف ابھی اُترا نہیں
اب بھی جھٹکے لگ رہے ہیں پے بہ پے
زلزلوں کا سلسلہ رکتا نہیں

۲۷ اکتوبر ۲۰۰۵ء

نوشتۂ دیوار

جو دیوار پر وقت نے لکھ دیا ہے
بڑے غور سے ہم اسے پڑھ رہے ہیں
کہ ہم بڑھ رہے ہیں مسائل کی جانب
مسائل ہماری طرف بڑھ رہے ہیں

۲۹ اکتوبر ۲۰۰۵ء

○○○

اتحادِ ملت

یورش مغرب کا سدِّ باب کرنے کے لئے
اس سے بڑھ کر کوئی منصوبہ نہیں ہے کارگر
اتحادِ ملّتِ اسلامیہ درکار ہے
''نیل کے ساحل سے لیکر تابخاکِ کاشغر''

۳۰ اکتوبر ۲۰۰۵ء

التجا

ہے قادرِ مطلق سے یہی میری گزارش
جرأت سے نوازے، ہمیں ہمت سے نوازے
دیکھے نہ کوئی، ہم نے جو دیکھی ہے قیامت
اللہ ہمیں صبر کی دولت سے نوازے

یکم نومبر ۲۰۰۵ء

○○○

لَاتَقْنَطُوْ

ذہن میں رکھیے ہمیشہ مُژدۂ لاتقنطو
شب کے سینے سے نکلتی ہے اجالے کی کرن
عارضی ہے یورش و یلغارِ فصلِ برگ ریز
پھر پہن لے گا یہ گلشن رنگ و بو کا پیرہن

۲ نومبر ۲۰۰۵ء

سادگی

زلزلے سے لوگ جو برباد ہو کر رہ گئے
دل سراپا رنج وغم ہے ان کے حالِ زار پر
جتنی ممکن ہو سکے ان کی مدد فرمایئے
سادگی ملحوظ رکھیے عید کے تہوار پر

۳نومبر۲۰۰۵ء

○○○

عید کا تہوار

ایسے عالم میں کسی کو کیا مبارک دے کوئی
کیا کہیں اس بے کراں اندوہ کی یلغار پر
زلزلے کے زخم اَنور اور گہرے ہو گئے
درد کی شدت نہ پوچھو عید کے تہوار پر

۴نومبر۲۰۰۵ء

سفید آٹا

ایک لقمے کا چبانا بھی مَشقت ہو گیا
ایسی صورت میں گذر اوقات فرمائیں گے کیا
اب تو پکتی ہیں ربڑ کی روٹیاں اس شہر میں
ہم نے یہ مانا کہ پنڈی میں رہیں کھائیں گے کیا

۸نومبر۲۰۰۵ء

○○○

شریفانہ پاسپورٹ

یہاں اک روز بھی آ کر وہ ٹھہریں
یہ گنجائش نہیں ہے اس چمن میں
جہاں چاہیں وہ جا سکتے ہیں لیکن
وہ آ سکتے نہیں اپنے وطن میں

۱۰نومبر۲۰۰۵ء

منصوبہ

وہ مدت سے عمل پیرا ہے جس پر
یہ لگتا ہے کہ منصوبہ بڑا ہے
کہاں فارغ ہے امریکہ بہادر
وہ اَب ایران کے پیچھے پڑا ہے

۱۳نومبر۲۰۰۵ء

○○○

بیانِ موہن

اشارہ ان کا جانے کس طرف ہے
وہ کس کو دھمکیاں دینے لگے ہیں
نہ جانے کیا ہے من موہن کے من میں
بڑے مہمل بیاں دینے لگے ہیں

۱۴نومبر۲۰۰۵ء

ابتدائی تخمینہ

ابتدائی ہے یہ تخمینہ ابھی
جس کے بڑھ جانے کے بھی آثار ہیں
دوستو! تعمیر نو کے واسطے
پانچ ارب ڈالر ہمیں درکار ہیں

۱۵نومبر۲۰۰۵ء

○○○

جھٹکے

واپڈا والوں سے کہنا چاہیے
کم سے کم اتنا کرم تو کیجئے
زلزلے کے بے اماں جھٹکوں کے بعد
ہم کو بجلی کے نہ جھٹکے دیجئے

۱۶نومبر۲۰۰۵ء

اَلحُکمُ لِلّٰہ

ہماری یہ جو خوئے سرکشی ہے
نہیں معلوم کب تبدیل ہو گی
خدا برسائے گا رحمت کے بادل
جب اس کے حکم کی تعمیل ہو گی

۱۷نومبر۲۰۰۵ء

○○○

اچھی نہیں ہیں

ہم آہنگی ضروری ہے اور اس سے
یہ بے پروائیاں اچھی نہیں ہیں
بہت اچھے ہیں تعمیری ارادے
محاذ آرائیاں اچھی نہیں ہیں

۱۸نومبر۲۰۰۵ء

حفظِ خودی

جس سے جان من خودی تیری سلامت رہ سکے
تنگیِ حالات میں بھی یوں گذر اوقات کر
خارجی بیساکھیوں والا سہارا چھوڑ دے
اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی کوئی بات کر

۱۹نومبر۲۰۰۵ء

○○○

ملتانی میچ

گرچہ ناممکن نہیں تھا پھر بھی حیرتناک ہے
واقعہ جو پیش آیا کھیل کے میدان میں
بلّے بلّے گیند بلّے کا یہ کیسا میچ تھا
پِٹ گیا ہے دوستو برطانیہ ملتان میں

۲۰نومبر۲۰۰۵ء

واجب الادا

بہت ممنون ہیں ہم ڈونروں کے
ہماری ہو گئی پوری ضرورت
مگر انوؔر زیادہ تر عطیے
ہمیں بخشے گئے قرضوں کی صورت

۲۲نومبر ۲۰۰۵ء

○○○

لچک

ہمارا یہ لچک والا روّیہ
یہ اک بیماریٔ ضعفِ یقیں ہے
ہمارا اب یہی موقف ہے انوؔر
ہمارا کوئی موقف ہی نہیں ہے

۲۷نومبر ۲۰۰۵ء

نورِ ایماں

ایک امریکی مغنّی کا ضمیر
نور ایماں سے فروزاں ہو گیا
آئی ہے بحرین سے تازہ خبر
مائیکل جیکسن مسلماں ہو گیا

یکم دسمبر ۲۰۰۵ء

○○○

وہیں پر

جہاں ٹوٹی قیامت زلزلے کی
وہاں سردی کی اب بے مہریاں ہیں
ادھر طوفانِ برف و باد و باداں
ادھر کمزور خیمہ بستیاں ہیں

۲دسمبر ۲۰۰۵ء

پتنگ بازی

گذر گاہوں سے جو گذریں گے ان پر
مسلسل خوف اک طاری رہے گا
نہ جانے گردنیں کتنی کٹیں گی
یہ خونی کھیل اگر جاری رہے گا

۳ دسمبر ۲۰۰۵ء

○○○

ذوقِ جرم

آج بھی خالی ہیں ان کے دل خدا کے خوف سے
مجرموں کا ذوقِ جرم اس وقت بھی مدّھم نہیں
ہر طرح کی وارداتیں ہو رہی ہیں ہر طرف
زلزلے کے بعد بھی۔شرحِ جرائم کم نہیں

۴ دسمبر ۲۰۰۵ء

نہ جانے کب؟

ضروری ہیں بہت آبی ذخائر
یہی تقریر ہوتی جا رہی ہے
نہ جانے ڈیم کوئی کب بنے گا؟
بڑی تاخیر ہوتی جا رہی ہے

۵ دسمبر ۲۰۰۵ء

○○○

برڈ فلو

ہلاکت خیزیاں اس کی نہ پوچھو
جو خطرہ گھات میں بیٹھا ہوا ہے
خدا محفوظ رکھے اس وبا سے
پرندوں میں فلو پھیلا ہوا ہے

۶ دسمبر ۲۰۰۵ء

حکومتی لُٹیرے

وہ جس عہدے پہ فائز ہو گئے ہیں
انہیں خوف خدا. آیا نہیں ہے
لٹیروں کا یہی دستور دیکھا
جو لُوٹا ہے وہ لوٹایا نہیں ہے.

۷ دسمبر ۲۰۰۵ء

○○○

طرزِ عمل

لازم ہے اس کے طرزِ عمل کو بھی دیکھیے
رہیے نہ اس کی نیّت فاسد سے بے خبر
ہم سے مذاکرات کے چکّر کے باوجود
بھارت زرہ میں ڈوب گیا دوش تا کمر[1]

۸ دسمبر ۲۰۰۵ء

---

[1] مصرعہ اقبال معمولی تصرف کے ساتھ

خوداعتمادی

طرزِ گفتارِ مہاتیری ہمیں درکار ہے
چاہیے کیا؟ ہمّتِ احمد نژادی چاہیے
ماشاءاللہ اور تو سارے وسائل ہیں نصیب
عالمِ اسلام کو خود اعتمادی چاہیے

۱۰ دسمبر ۲۰۰۵ء

○○○

اجلاسِ مکّہ

یہاں بھی ہے تلقینِ روشن خیالی
وہاں بھی یہی درس و پیغام و پند
کہوں کیا میں احوالِ اجلاسِ مکہ
"نشستند و گفتند و برخاستند"

۱۲ دسمبر ۲۰۰۵ء

کالاباغ ڈیم

بے تحاشا ہاؤہو ہونے لگی
چار سُو اور کوبکو ہونے لگی
ڈیم کی، جب گفتگو ہونے لگی
''آپ سے تم، تم سے تو ہونے لگی''

۱۵ دسمبر ۲۰۰۵ء

○○○

بے تحاشا

خدا جانے ہمیں کیا۔ ہو گیا ہے
یہ ہم کیا کر رہے ہیں بے تحاشا
جو خود ہم سے بہت سہما ہوا ہے
ہم اس سے ڈر رہے ہیں بے تحاشا

۱۷ دسمبر ۲۰۰۵ء

فرض اوّلیں

مسلمانوں کا فرض اوّلیں ہے
کہ ہوں آراستہ علم و ہنر سے
مگر مہلک ہے وہ علم و ہنر بھی
جو بیگانہ کرے تیغ و سپر سے

۱۹ دسمبر ۲۰۰۵ء

○○○

رویہ

بظاہر دوستانہ ہے روّیہ
مگر نیّت بہت اس کی بُری ہے
ذرا اس پر توجہ کیجئے گا
برہمن کی بغل میں جو چُھری ہے

۲۱ دسمبر ۲۰۰۵ء

درپیش

ایک ہے درپیش ہم کو مسئلہ کشمیر کا
اور دوجا مسئلہ ہے ڈیم کی تعمیر کا
اس پریشانی میں اپنی رات کٹتی ہی نہیں
"صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا"

۲۴ دسمبر ۲۰۰۵ء

○○○

کشورِ ایران

اس کی سفاکی کا بڑھتا جا رہا ہے سلسلہ
روند ڈالا اس نے روحِ حضرتِ انسان کو
کتنے دہشت ناک ہیں اس کے عزائم کیا کہیں
اب وہ دھمکی دے رہا ہے کشورِ ایران کو

۲۷ دسمبر ۲۰۰۵ء

خبر تازہ

ہے اس میں خیر کا بھی ایک پہلو
خبر تازہ جو بھارت سے ہے آئی
کریں گے شاعری اب دل لگا کر
سیاست چھوڑ بیٹھے واجپائی

۴ جنوری ۲۰۰۶ء

○○○

تصویر

نہایت دلربا تصویر ہے وہ
جو اَب کے گیس کے بل پر چھپی ہے
نہیں ہے اب تو مجھ کو یہ شکایت
کہ سوئی گیس مہنگی ہو گئی ہے

۵ جنوری ۲۰۰۶ء

اُلفت

اگرچہ یہی میرا شیوہ رہا ہے
میں کرتا نہیں ہوں نصیحت زیادہ
مگر پھر بھی یہ بات کہنی پڑے گی
بڑھاؤ نہ بھارت سے الفت زیادہ

۶ جنوری ۲۰۰۶ء

○○○

دہشت

کچھ ایسی اس نے پھیلائی ہے دہشت
کہ اس سے اک زمانہ ڈر رہا ہے
برابر بڑھ رہا ہے ظلم اس کا
جہاں چاہے وہ حملے کر رہا ہے

۱۶ جنوری ۲۰۰۶ء

تعطیل در تعطیل

مقدر نے دیا ہے وقت ہم کو ڈھیر سارا
اب اگلی بات کو اس بات کی تفہیم سمجھو
کسی تہوار کو تہوار مت جانو عزیزو!
اسے تعطیل در تعطیل سمجھو

۱۷ جنوری ۲۰۰۶ء

○○○

مسائل در مسائل

ہم اپنی بے قرینہ کاوشوں سے
خود اپنی رہ میں حائل ہو گئے ہیں
ہمیں قدرت نے بخشے جو وسائل
مسائل در مسائل ہو گئے ہیں

۱۸ جنوری ۲۰۰۶ء

زہرِ قاتل

گلوری کا زردہ چباتا ہے کوئی
کوئی اپنا سیگار سُلگا رہا ہے
غضب ہے کہ اک زہرِ قاتل کو انوؔر
کوئی پی رہا ہے کوئی کھا رہا ہے

۱۹ جنوری ۲۰۰۶ء

○○○

بلوچستان

لڑاتا ہے ہمیں آپس میں کوئی
بلوچستان میں کیا ہو رہا ہے
بڑی گہری ہے کوئی سازش انوؔر
بڑا گمبھیر گھپلا ہو رہا ہے

۲۰ جنوری ۲۰۰۶ء

وہ اور ہم

وہ بدلتا ہے لبادے کتنے
اور ہم لوگ ہیں سادے کتنے
جانے کیا بات کرے گا اب کے
جانے پھر زخم لگا دے کتنے

۲۲ جنوری ۲۰۰۶ء

○○○

شیخ رشید اور بھاشا ڈیم

بات کی تھی جو شیخ صاحب نے
واقعی غور کرنے والی تھی
ہم کوئی نہر کیوں نکالیں گے
نہر فرہاد نے نکالی تھی

۲۳ جنوری ۲۰۰۶ء

اصرار

ضروری ہے بہت تعمیر ان کی
اور اس پر ہے بہت اصرار ہم کو
زراعت اور بجلی کے لئے بھی
بہت سے ڈیم ہیں درکار ہم کو

۲۴ جنوری ۲۰۰۶ء

○○○

امریکی ایئرپورٹ پر پاکستانی

ان سے حسنِ سلوک لازم ہے
اہتمام اس کا یوں کیا جائے
ان کی جامہ تلاشیوں کے لئے
شامیانہ لگا دیا جائے

۲۶ جنوری ۲۰۰۶ء

ریل کا حادثہ

کیسی ٹوٹی ہے قیامت شہرِ جہلم کے قریب
مضمحل سارا وطن ہے جانگسِل کہرام سے
کس قدر سنگین ہے یہ حادثہ، یہ سانحہ
کس قدر غفلت ہوئی ہے ریلوے حکام سے

۳۱ جنوری ۲۰۰۶ء

○○○

غیرت قومی

آثار بہتری کے کہیں دور تک نہیں
اطوار نسلِ نو کے کچھ ایسے بگڑ گئے
وہ دن کہاں سے لاؤں میں انورؔ کہ جن دنوں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گئے

۳ فروری ۲۰۰۶ء

شجرِ طیبہ

اگرچہ مغربی دنیا کو انوّر
وجود اس کا بہت کھلتا رہے گا
مگر اسلام اک ایسا شجر ہے
جو بڑھتا، پھولتا، پھلتا رہے گا

۴فروری۲۰۰۶ء

○○○

یومِ یکجہتی

رائگاں ہے بہہ گیا ہے، بہہ رہا ہے جو لہو
پھول آزادی کا اس وادی میں گر کھِلتا نہیں
فیصلے سارے غلط کشمیریوں کے باب میں
ان کو حقِ خود ارادیت اگر ملتا نہیں

۵فروری۲۰۰۶ء

امریکہ اور ہم

ہے مدت سے یہی اس کا رویّہ
ہم اس کے اس رویے کے ہیں عادی
کبھی اس نے چھڑی ماری ہے ہم کو
کبھی اس نے ہمیں گاجر کھلا دی

۶فروری۲۰۰۶ء

○○○

تبصرہ

آپ کہتے ہیں کچھ اس پر تبصرہ فرمایئے
ملک میں چینی کا جو بحران پیدا ہو گیا
کیا کہا جائے، مسائل بڑھ گئے ہیں اس قدر
چائے کی پیالی میں بھی طوفان برپا ہو گیا

۱۲فروری۲۰۰۶ء

تہذیبِ دل آزار

آپ کی آزادیٔ اظہار سے
ہم کو شکوہ ہے بہت اس بات کا
آپ کچھ احساس کرتے ہی نہیں
دوسروں کے مذہبی جذبات کا

۱۳فروری ۲۰۰۶ء

○○○

توہین آمیز خاکے

کچھ ایسی ہے یہ مغرب کی جسارت
کہ فطری ہے ہماری بے قراری
مگر ان احتجاجی ریلیوں میں
نہیں گنجائشِ تخریب کاری

۱۷فروری ۲۰۰۶ء

ردِ عمل

یہ کس انداز کا ردِّ عمل ہے
ذرا سوچو کہ تم کیا کر رہے ہو
مذمت کر رہے ہو دوسروں کی
مگر نقصان اپنا کر رہے ہو

۱۸فروری ۲۰۰۶ء

○○○

شادی

خبر شہر لندن سے آئی ہے ایسی
جہاں بھر میں جس کی منادی ہوئی ہے
یہ تہذیب مغرب کے اطوار دیکھو
کہ لیلیٰ کی لیلیٰ سے شادی ہوئی ہے

۲۰فروری ۲۰۰۶ء

مصنوعات

کب تلک غیروں کی چیزوں پر کروگے انحصار

کوئی غیرت کی کلی بھی دل میں کِھلنی چاہیے

چھوڑ دینا چاہیئے مغرب کی مصنوعات کو

اپنی مصنوعات کو ترویج ملنی چاہیے

۲۳ فروری ۲۰۰۶ء

○○○

ہاکی

کم نہیں یہ کھیل دنیا کے کسی بھی کھیل سے

کیوں نہ اس کو بھی یہاں ویسی پذیرائی ملے

گیند بلا جس طرح اس ملک میں مقبول ہے

کاش ہاکی کو بھی اتنی ہی پذیرائی ملے

۲۵ فروری ۲۰۰۶ء

بُش کی تقریر

صدر امریکہ نے جو تقریر کی ہے پیشگی

مسئلہ نازک ہے اس کو تو زیادہ مت ٹٹول

سن لئے کشمیر کے بارے میں ارشاداتِ بُش

پالسی ہے گومگو اور گفتگو ہے گول مول

۲۶ فروری ۲۰۰۶ء

○○○

معتبر

سزاوارِ ستائش ہے وہ حاکم

نبھاتا ہو جو فرضِ پاسبانی

وہی طرزِ حکومت معتبر ہے

کہ ہو جس کی دلوں پر حکمرانی

۲۷ فروری ۲۰۰۶ء

گداگری

یہ روز و شب کا وظیفہ بنا لیا ہم نے
کہ اپنے نیک ارادوں کو یاد کرنا ہے
اسی خیال میں آدھی صدی گزاری ہے
گداگری کا ہمیں انسداد کرنا ہے

۲ مارچ ۲۰۰۶ء

○○○

حفظِ ناموسِ رسالت ﷺ

مغربی آزادیٔ اظہار کو
واقفِ پیرایۂ آداب ہونا چاہیے
عالمی قانون بننا چاہیے اس ضمن میں
ایسی گستاخی کا سدِّباب ہونا چاہیے

۴ مارچ ۲۰۰۶ء

بحران در بحران

یہ ماجرا ہوا ہے ظہور وطن کے ساتھ
بحران تھے کہ شاملِ احوال ہو گئے
بالکل بجا کہا ہے ''دلاور فگار'' نے
''حالاتِ حاضرہ کو کئی سال ہو گئے''

۶ مارچ ۲۰۰۶ء

○○○

سینٹ کا الیکشن

سیاست کا، طرزِ تماشا ہے جاری
کبھی ہاتھا پائی کبھی تالیاں
الیکشن کے موقع پہ ہم سن رہے ہیں
''سہانی سہانی نئی گالیاں''

۹ مارچ ۲۰۰۶ء

تارِ گلو افشار

رگ جاں کاٹتا جاتا ہے پیہم
یہ دھاتی تار کا جو سلسلہ ہے
ہم اس کو بھی گوارا کر رہے ہیں
ہماری بے حسی کی انتہا ہے

۱۰ مارچ ۲۰۰۶ء

○○○

بسنت

خدا محفوظ رکھے اس بلا سے
پھر آ پہنچا ہے یہ تہوار توبہ
گلے کٹتے چلے جاتے ہیں اس سے
یہ دھاتی تار کی تلوار توبہ

۱۱ مارچ ۲۰۰۶ء

کامیاب دورہ

صدرِ امریکہ کا دورہ تھا نہایت کامیاب
کیا ہوا کوئی ضروری بات اگر مِس ہو گئی
ہو گیا ہے طاق ادھر انگلش میں اپنا انضمام
اور ادھر بش کو بھی بیٹنگ کی پریکٹس ہو گئی

۱۲ مارچ ۲۰۰۶ء

○○○

پیچ در پیچ

چڑھ کر چھتوں پہ پیچ لڑاتے چلے گئے
اس رسمِ ناروا کو نبھاتے چلے گئے
پابندیاں ہوا میں اڑاتے چلے گئے
لاہوریے بسنت مناتے چلے گئے

۱۴ مارچ ۲۰۰۶ء

نسخہ

ممکن ہے کہ اقبالؔ کے نسخے کی بدولت
دنیا کی جو بگڑی ہوئی حالت ہے سنبھل جائے
''تہران ہو گر عالمِ مشرق کا جنیوا
شاید کُرہِ ارض کی تقدیر بدل جائے''

۱۹مارچ ۲۰۰۶ء

○○○

وجودِ زن

یہ واقعہ ہے کہ سب کچھ اسی کے صدقے ہے
تجارتوں کی چمک اور کاروبار میں رنگ
اسی کے دم سے ہے ساری یہ رونقِ بازار
وجودِ زن سے ہے تصویرِ اشتہار میں رنگ

۲۱مارچ ۲۰۰۶ء

دعا

یارب مرے وطن کو عطا کر وہ رنگ روپ
ہوتا ہے رنگ روپ جو فصلِ بہار کا
اس سرزمیں پہ ختمِ رسلؐ کا ہو لطفِ خاص
سایہ ہو اس پہ رحمتِ پروردگار کا

۲۳مارچ ۲۰۰۶ء

○○○

مجبوریاں

نہ پوچھو داستاں مجبوریوں کی
یہ کیسے واقعے ہونے لگے ہیں
ہے کیسی غیر انسانی تجارت
کہ انسانوں کے گردے بک رہے ہیں

۲۴مارچ ۲۰۰۶ء

اتحادی

ہمیں کہتا ہے اپنا اتحادی
مگر بھارت پہ کتنا مہربان ہے
کوئی یہ بات امریکہ سے پوچھے
ترے انڈے کہاں گُڑگُڑو کہاں ہے

۲۵مارچ۲۰۰۶ء

○○○

وادیِ کشمیر

بہت کشمیر کی وادی حسیں ہے
زمیں پر منظرِ خلدِ بریں ہے
پر اس کی داستانِ غم نہ پوچھو
اَلم انگیز اور اندوہگیں ہے

۲۶مارچ۲۰۰۶ء

اہتمام

کر لیا ہم نے تحفظ کا مکمل انتظام
اور یہ تدبیر ہے مضبوط پتھر کی طرح
اب ہمیں بلی کے حملے کا کوئی خطرہ نہیں
ہم نے آنکھیں بند کر لی ہیں کبوتر کی طرح

۲۷مارچ۲۰۰۶ء

○○○

سوئی گیس کا بل

ان کے سر پر آ گرا ہے دفعتاً کوہِ گراں
کیا بتاؤں میں کہ ان کا حال کیسا ہو گیا
کیا بتاؤں کس طرح کچلے گئے ہیں صارفین
سوئی کے بل میں اضافہ ہاتھی جتنا ہو گیا

۳۰مارچ۲۰۰۶ء

نسخے

جو بیتی ہے مجھ پر وہ کیسے بتاؤں
کہ سوچا تھا کیا اور کیا ہو گیا
وہ نسخے دیئے ڈاکٹر نے مجھے
دواؤں میں، مَیں مبتلا ہو گیا

یکم اپریل ۲۰۰۶ء

○○○

رسالت مآب ﷺ

صورت ہمہ جمال رسالت مآبؐ کی
سیرت ہے بے مثال رسالت مآبؐ کی
ہے نسخۂ نجات ہمیشہ کے واسطے
تعلیم لازوال رسالت مآبؐ کی

۱۵ اپریل ۲۰۰۶ء

نعمت

نعمتِ بختِ رَسا اس پہ فدا ہو جائے
دولتِ عشقِ نبیؐ جس کو عطا ہو جائے
کیا صلہ بخش ہے فرمان پذیری ان کی
جو بجا لائے وہ محبوب خدا ہو جائے

۷ اپریل ۲۰۰۶ء

○○○

بھارت کا ہم نوا

وہی تہمت لگائی جا رہی ہے
وہی ماضی کی باتیں ہو رہی ہیں
اب امریکہ کی جانب سے بھی انورؔ
دراندازی کی باتیں ہو رہی ہیں

۱۴ اپریل ۲۰۰۶ء

کیوں

بے اثر کیونکر ہوئی زنجیرِ عدل
کیوں دیا انصاف کا جلتا نہیں
کیوں عملداری نہیں قانون کی
مجرموں کا کیوں پتا چلتا نہیں

۱۵اپریل ۲۰۰۶ء

○○○

فوائد

عمر کے بڑھنے سے کیا کیا فائدے حاصل ہوئے
کس قدر تھے مسئلے ہم جن سے بے غم ہو گئے
اب نہ کنگھی کی ضرورت ہے نہ ہے ٹوتھ برش کی
کتنے اخراجات تھے جو خود بخود کم ہو گئے

۱۸اپریل ۲۰۰۶ء

ہمدردی

اسے انڈا کہیں کیوں کر کہ جس میں
سفیدی ہے مگر زردی نہیں ہے
وزارت اس کی بھی مشکوک سمجھو
جسے وردی سے ہمدردی نہیں ہے

۲۰اپریل ۲۰۰۶ء

○○○

مہنگائی

میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا کیجئے کچھ انسداد
کتنی ہیبت ناک یہ بڑھتی ہوئی مہنگائی ہے
وہ یہ کہتے ہیں کہ اس پر اتنے سنجیدہ نہ ہوں
مسئلہ تو ہے مگر یہ مسئلہ صوبائی ہے

۲۱اپریل ۲۰۰۶ء

بے اثر

فقط ہونٹوں کی جنبش رہ گئی ہے
خلوص چشم تر باقی نہیں ہے
دعائیں تو بہت ہوتی ہیں لیکن
دعاؤں میں اثر باقی نہیں ہے

۲۳ اپریل ۲۰۰۶ء

○○○

بے سود تعلیم

کیا ضرورت ہے ایسے کچرے کی
کیوں نہ سارا کباڑ میں جائے
جس سے خوف خدا نہ پیدا ہو
ایسی تعلیم بھاڑ میں جائے

۲ مئی ۲۰۰۶ء

پٹرول

پوچھتے کیا ہو کہ اس اعلان سے
صورت حالات کیسی ہو گئی
شہر میں پٹرول کیا مہنگا ہوا
شہر میں ہر چیز مہنگی ہو گئی

۴ مئی ۲۰۰۶ء

○○○

سو وہ بھی

پکائیں بھی تو اب وہ کیا پکائیں
غریبوں کے لیے کیا رہ گیا ہے
گرانی سے جو اک مرغی بچی تھی
سو وہ بھی اب فلو میں مبتلا ہے

۷ مئی ۲۰۰۶ء

مسئلہ کشمیر

یہ تو منموہن پہ بھی اچھی طرح ہے آشکار

اصل پہلو دیکھنا چاہے اگر تصویر کا

اور سارے مسئلے تو ہیں فروعی مسئلے

اور اصولی مسئلہ ہے، مسئلہ کشمیر کا

۹ مئی ۲۰۰۶ء

○○○

ڈی ایٹ اجلاس

میں نے ڈی ایٹ کے اجلاس کی بابت سوچا

دیکھنا یہ ہے کہ اجلاس میں کیا ہوتا ہے

اور پھر مجھ کو جواب اس کا ملا ہے فوراً

''وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے''

۱۵ مئی ۲۰۰۶ء

مشورہ

اک مشورہ جناب کی خدمت میں عرض ہے

معقول مشورہ ہے اسے مان لیجئے

اتنا کرم تو کیجئے اپنے مریض کو

تشخیص کے بغیر دوائیں نہ دیجئے

۱۷ مئی ۲۰۰۶ء

○○○

مہنگائی

ہے آپ کی خدمت میں یہی میری گزارش

کچھ کوشش بے سود سے حاصل نہیں ہوتا

بوتل سے نکل آئے جو مہنگائی کا عفریت

بوتل میں دوبارہ کبھی داخل نہیں ہوتا

۱۸ مئی ۲۰۰۶ء

الیکشن

اگرچہ روز سنتے ہیں یہ خبریں
چناؤ میں بہت انصاف ہو گا
مگر یہ وقت بتلائے گا آخر
الیکشن کس قدر شفاف ہو گا

۱۹ مئی ۲۰۰۶ء

○○○

دلیر خاتون

ایک بار اس کو دیکھنے والا
دیکھنا چاہتا ہے دوبارہ
بے مثال اس کی بے لباسی ہے
کس قدر ''بولڈ'' ہے اداکارہ

۲۱ مئی ۲۰۰۶ء

کمر پر بوجھ

اس کا اندازہ ذرا سا بھی نہیں سرکار کو
بوجھ لوگوں کی کمر پر کس قدر ڈالا گیا
پھر خبر آئی بلائے ناگہانی کی طرح
پھر اضافہ گیس کے نرخوں میں کر ڈالا گیا

۲۷ مئی ۲۰۰۶ء

○○○

کارنامہ

یہ ہم پر ایک تہمت ہے سراسر
کہ ہر اک چیز مہنگی ہو گئی ہے
یہ دیکھو نا ہمارا کارنامہ
کرنسی کتنی سستی ہو گئی ہے

۲۸ مئی ۲۰۰۶ء

گرانی

دم بدم بڑھتی گرانی کا نہ پوچھو ماجرا
سر بسر ناگفتنی ہے سبزیوں کا حال بھی
مرغیوں کا گوشت تو مشکوک ہو کر رہ گیا
دسترس سے دور ہوتی جا رہی ہے دال بھی

۲۹ مئی ۲۰۰۶ء

○○○

ناممکن

جن میں جدوجہد کا فقدان ہو
ایسے اقدامات سے ممکن نہیں
خاتمہ غربت کا اور مہنگائی کا
صرف اعلانات سے ممکن نہیں

کیم جون ۲۰۰۶ء

سود

خدا سے جنگ کی حالت رہے گی
تباہی ہو گی خوشحالی نہ ہو گی
نحوست ہی نحوست ہو گی، جب تک
معیشت سود سے خالی نہ ہو گی

۲ جون ۲۰۰۶ء

○○○

بجٹ

حکومت کی روش کیا پوچھتے ہو
ہمیشہ سے خسارے کا بجٹ ہے
ہماری زندگی بھی کٹ رہی ہے
ہمارا بھی گزارے کا بجٹ ہے

۷ جون ۲۰۰۶ء

لوڈشیڈنگ

واپڈا کا سلوک کیا کہیے
ناروا اور سخت بورنگ ہے
سخت گرمی ہے ملک میں انوؔر
اور بجلی کی لوڈشیڈنگ ہے

۱۳جون۲۰۰۶ء

○○○

دھماکے

یہ کیسا دور سفاکی ہے انوؔر
ستم کس انتہا کے ہو رہے ہیں
کہیں یہ سلسلہ تھمتا نہیں ہے
دھماکے ہی دھماکے ہو رہے ہیں

۱۴جون۲۰۰۶ء

ایک خبر

مبارک سارے پاکستانیوں کو
بڑا اچھا زمانہ آ گیا ہے
مجھے حیران کر ڈالا پولس نے
پولس کو مسکرانا آ گیا ہے

۱۹جون۲۰۰۶ء

○○○

کشکول

کانوں یہ اعتبار ہی آتا نہیں ہمیں
پوچھو نہ دوستو کہ یہ کیا سن رہے ہم
اللہ رے یہ حسنِ معیشت کی نغمگی
کشکول ٹوٹنے کی صدا سن رہے ہیں ہم

۲۲جون۲۰۰۶ء

ڈھیٹ

کوئی بھی حرفِ مذمت کب ہے اُس پر کارگر
ظالم اپنے اس رویے کو بدلتا ہی نہیں
غیر کے گھر میں گھسا ہے اور اتنا ڈھیٹ ہے
ہو چکا بے آبرو لیکن نکلتا ہی نہیں

۲۵ جون ۲۰۰۶ء

○○○

گیس کے نرخ

کیا کروں میں ذکر اس کے حالیہ اقدام کا
کیا لکھوں میں دوستو سرکار کی تعریف میں
کیا کہوں میں قوم کی کیفیتِ زار و زبوں
ہو گئی ہے مبتلا پھر گیس کی تکلیف میں

۳۰ جون ۲۰۰۶ء

مہنگائی

سوچیے تدبیر ایسی کارگر
کاروبارِ زندگی بہتر چلے
کوئی سدباب اس کا کیجیے
لوگ مہنگائی کے ہاتھوں مر چلے

۳ جولائی ۲۰۰۶ء

○○○

خدا جانے

خدا جانے ہم کو کہاں لے کے جائے
یہ آسودگی کا جو فقدان ہے
پشاور میں ہے خلفشارِ سیاسی
کراچی میں بجلی کا بحران ہے

۴ جولائی ۲۰۰۶ء

کونڈولیزا رائس

ہم نے دیکھی ہے دوستی اس کی
وہ ہے دشمن ہماری ہستی کا
رائس آئی ہیں کتنی بار مگر
راس آیا نہ ہم کو امریکہ

۵ جولائی ۲۰۰۶ء

○○○

اسرائیل

ہم کو اپنے سر پر اس کا دستِ شفقت چاہیے
ہے ضرورت صرف چاچا سام کی تائید کی
جو ہمارے جی میں آئے گی وہ کر گزریں گے ہم
کچھ ہمیں پروا نہیں ہے عالمی تنقید کی

۶ جولائی ۲۰۰۶ء

اثاثے

وہ اپنے جرم کی پائیں سزائیں
کرو ان کو عدالت کے حوالے
نہایت قیمتی قومی اثاثے
جنہوں نے اونے پونے بیچ ڈالے

۷ جولائی ۲۰۰۶ء

○○○

احمد ندیم قاسمی

ساری دنیائے ادب ہے سوگوار و اشکبار
اُٹھ گیا اردو زباں کا اک ادیب بے مثال
کب سمٹتا ہے کسی پیرایۂ اظہار میں
بے کراں ہے قاسمی صاحب کی رحلت کا ملال

۱۲ جولائی ۲۰۰۶ء

الزام

اس تشدد کیش کی یہ عادتِ دیرینہ ہے
بارہا دہرا چکا ہے بھارت اس بہتان کو
جب کبھی تخریب کاری کا ہو اُس کو سامنا
موردِ الزام ٹھہراتا ہے پاکستان کو

۱۵ جولائی ۲۰۰۶ء

○○○

وارداتیں

چوریاں، قتل، دھماکے کہیں ڈاکے بھیا
ایسی باتوں کے سوا شہر میں رکھا کیا ہے
اب تو آبادیاں اپنی ہیں جرائم آباد
وارداتوں کے سوا شہر میں رکھا کیا ہے

۱۶ جولائی ۲۰۰۶ء

انصاف کا نظام

ساری خرابیوں کا ضروری ہے انسداد
اپنے ہر ایک کام کو بہتر بنایئے
خوشحالیوں کی شرطِ اساسی یہی تو ہے
انصاف کے نظام کو بہتر بنایئے

۱۷ جولائی ۲۰۰۶ء

○○○

دعا

بربریت نے جو طوفان مچا رکھا ہے
دل سے اس صورتِ حالات کی دہشت نکلے
اب یہی ایک دعا ٹھیر گئی ہے لب پر
اب تو دنیا میں کوئی امن کی صورت نکلے

۱۸ جولائی ۲۰۰۶ء

ضمیرِ آدمیت

کہیں بڑھ کر ہے ہٹلر کے ستم سے
ستم لبنان پر جو ہو رہا ہے
ضمیر آدمیت کا نہ پوچھو
ضمیر آدمیت سو رہا ہے

۱۹ جولائی ۲۰۰۶ء

○○○

ترقی کی علامت

اگر مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے
تو یہ خوش بختیوں کی ہے نشانی
یہ فرمایا ہے صدرِ محترم نے
ترقی کی علامت ہے گرانی

۲۴ جولائی ۲۰۰۶ء

ترقی

یہاں بجلی کی پسپائی پہ انوؔر
ہمیں تشویش ایسی بھی نہیں ہے
ترقی کیا کریں گے وہ ممالک
جہاں پر لوڈشیڈنگ ہی نہیں ہے

۲۷ جولائی ۲۰۰۶ء

○○○

جوہری طاقت

جس سے ممکن ہو دفاعی اہتمام
ہے میسّر اس کو یہ سامان کیوں
دشمنوں کو کس قدر تکلیف ہے
جوہری طاقت ہے پاکستان کیوں

۲۸ جولائی ۲۰۰۶ء

لچک

وہ ہمیں آنکھیں دکھاتے ہیں یہ ان کی رِیت ہے
اور وہ اپنی رِیت کو پیہم نبھاتے جائیں گے
ہم بھی چھوڑیں گے نہ اپنی وضع داری کا شعار
ہم نے بھی یہ ٹھان لی ہے ہم لچک دکھلائیں گے

۳۰ جولائی ۲۰۰۶ء

○○○

بھیڑیا

کتنا خوں آشام ہے اک بھیڑیا
کوئی جس کو ٹوکنے والا نہیں
انتہا کا ظلم ہے لبنان پر
اور کوئی روکنے والا نہیں

یکم اگست ۲۰۰۶ء

بھارت

نہیں تھا قابل تعریف وہ بھی
رویہ اس کا پہلے جو رہا ہے
مگر یوں ہے کہ بھارت کچھ دنوں سے
بہت آپے سے باہر ہو رہا ہے

۲ اگست ۲۰۰۶ء

○○○

انٹرویو

آپ سے میری یہی درخواست ہے
اعتماد اپنا نہ ضائع کیجئے
اپنی باتیں میرے منہ میں ڈال کر
میرا انٹرویو نہ شائع کیجئے

۵ اگست ۲۰۰۶ء

لٹیرے

جو لٹتے ہیں نہ پوچھو حال ان کا
بچارے بلبلاتے پھر رہے ہیں
یہی کچھ مدتوں سے ہو رہا ہے
لٹیرے دندناتے پھر رہے ہیں
۱۶ اگست ۲۰۰۶ء

○○○

لاحاصل

مختصر سی بات کرتا ہوں جناب
یہ کوئی موقع نہیں تفصیل کا
احتجاجی ریلیوں سے دوستو
کچھ نہیں بگڑے گا اسرائیل کا
۱۷ اگست ۲۰۰۶ء

صدائے دردناک

دل سے اٹھتی ہے صدائے درد ناک
حالتِ لبنان پہ روتا ہے کیا
یہ ابھی آغاز استبداد ہے
''آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا''
۱۸ اگست ۲۰۰۶ء

○○○

اے امت مسلمہ

یہ صدائے احتجاج اور یہ مذمت کاریاں
کچھ نہیں ان کا نتیجہ تو بھی کس چکر میں ہے
سر پہ آ پہنچی ہے اب کچھ کر گزرنے کی گھڑی
''پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے''
۱۹ اگست ۲۰۰۶ء

ارضِ پاکستان

اس حقیقت کی کوئی تردید کر سکتا نہیں
ارضِ پاکستان ہے میرے تشخص کا ظہور
مدتوں سے کر رہے ہیں سازشیں اس کے خلاف
کھوٹ ہے جن کے دلوں میں اور نیت میں فتور

۱۲اگست ۲۰۰۶ء

○○○

ارمغانِ آزادی

اس کا شکرانہ ہے ساری غفلتوں کو چھوڑنا
سارے بدخواہوں سے پیمان محبت توڑنا
جس نے بخشا ہے یہ ملک اس کی طرف مکھ موڑنا
لاالٰہ کے ساتھ دھرتی کا تعلق جوڑنا

۱۴اگست ۲۰۰۶ء

اندازِ سیاست

قائداعظم کا انداز سیاست سیکھیے
بس یہی اک راستہ ہے نیک نامی کیلئے
ہم نے حاصل کی تھی جو برطانوی حکام سے
کیا یہ آزادی تھی امریکی غلامی کیلئے

۱۶اگست ۲۰۰۶ء

○○○

دوسرا خط

دھوم ہے اس کی، صدر صاحب کو
خط لکھا ہے جو آٹھ بندوں نے
قیمتی ہیں وہ مشورے سارے
جو دیئے ہیں خلوص مندوں نے

۱۹اگست ۲۰۰۶ء

خیر ہو

دندناتے پھر رہے ہیں مفسدین
امن کا رستہ بہت مسدود ہے
خیر ہو دنیا کی یارب خیر ہو
پاگلوں کے ہاتھ میں بارود ہے

۲۱ اگست ۲۰۰۶ء

○○○

اذیت وتوقیر

ان کو یہاں ملی جو اذیت نہ پوچھیے
مسند ملی ہے اُن کو وہاں احترام کی
''عبدالقدیر خان'' کی حالت یہاں پہ دیکھ
توقیر دیکھ ہند میں ''عبدالکلام'' کی

۲۵ اگست ۲۰۰۶ء

گٹھ جوڑ

وہ جمع کیے جاتا ہے بارود کے انبار
مطلب اسے دنیا میں اسی کام سے ہے گا
خطرے کی علامت ہے ہمارے لئے انور
بھارت کا جو گٹھ جوڑ چچا سام سے ہے گا

۲۶ اگست ۲۰۰۶ء

○○○

افسوسناک

ہر کسی کو مرگِ اکبر خان[1] پر تشویش ہے
ہر کوئی یہ کہہ رہا ہے قابلِ افسوس ہے
جانے کیا نکلے نتیجہ اس غلط اقدام کا
واقعہ جو بھی ہوا ہے قابلِ افسوس ہے

۲۹ اگست ۲۰۰۶ء

---

۱ اکبر خان بگٹی

زہرقاتل

میں علی الاعلان کہنا چاہتا ہوں دوستو
چاہے کچھ لوگوں کو میری بات یہ کڑوی لگے
زہر قاتل ہے ہماری کوئی ایسی پالسی
وہ جو امریکہ بہادر کو بہت اچھی لگے

۳۰ اگست ۲۰۰۶ء

○○○

خامشی

ہم نے سنا ہے صدر گرامی کو ان دنوں
کچھ خط لکھے گئے ہیں بڑے اضطراب میں
یہ بھی سنا گیا ہے اثر کچھ نہیں ہوا
واں ایک خامشی ہے خطوں کے جواب میں

یکم ستمبر ۲۰۰۶ء

دورے

بڑے سنگین ہیں حالاتِ ملکی
جدھر دیکھو بدامنی کا دھواں ہے
مگر حکام بالا بھی کریں کیا
انہیں دوروں سے فرصت ہی کہاں ہے

۳ ستمبر ۲۰۰۶ء

○○○

تشویش

وطن میں وہ مخدوش آب و ہوا ہے
کہ ہر شخص تشویش میں مبتلا ہے
مسائل کا جنگل کچھ اتنا گھنا ہے
ہمیں کچھ سجھائی نہیں دے رہا ہے

۶ ستمبر ۲۰۰۶ء

کرپشن

کچھ ایسا تند ہے سیلِ خرابی
کہ جس کی رو میں ہر شے بہہ گئی ہے
رہا کیا ہے عزیزو اب وطن میں
کرپشن ہی کرپشن رہ گئی ہے

۱۰ستمبر۲۰۰۶ء

○○○

نہ پوچھیے

نوبت نہ پوچھیے کہ کہاں تک پہنچ گئی
اب تو مریض دینے لگے ہیں دہائیاں
خالی ہے ہسپتال کا اسٹور دوستو
کیمسٹ لے گئے ہیں وہاں سے دوائیاں

۱۱ستمبر۲۰۰۶ء

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

کیونکر نہ سرزمینِ وطن کا ہر ایک شخص
اس شخصیت کے واسطے دِل سے دعا کرے
محسن ہیں اپنی قوم کے عبدالقدیر خان
اللہ ان کو صحّت کامل عطا کرے

۱۳ستمبر۲۰۰۶ء

○○○

مک مکا

جھگڑا ہی مٹ گیا ہے بہ فیضِ مذاکرات
بولے گا کس لیے کوئی صلح و صفا کے بعد
تفتیش کی تو اب کوئی تشویش ہی نہیں
خاموش ہوگئی ہے پولس مک مکا کے بعد

۱۴ستمبر۲۰۰۶ء

حدود بل

ہے غنیمت اب بھی ہو جائے جو اس پر اتفاق
کتنی مدت سے ہے اک یہ مسئلہ لٹکا ہوا
عورتوں نے بھی کیا ہے اس پہ خاصا احتجاج
عورتوں کے بل پہ مردوں میں بہت جھگڑا ہوا

۱۵ستمبر ۲۰۰۶ء

○○○

پوپ کی ہرزہ سرائی

امن کا ضامن ہے یہ دینِ حنیف
اور یہ ظاہر ہے اس کے نام سے
پوپ کی ہرزہ سرائی دیکھیے
بے خبر ہے کس قدر اسلام سے

۱۶ستمبر ۲۰۰۶ء

مایوسی

اس سراسیمگی و ہول سے باہر نکلیں
ایسے تاریک و سیہ خول سے باہر نکلیں
کفر ہے رحمت باری سے یہ نااُمیدی
آئیں مایوسی کے ماحول سے باہر نکلیں

۱۸ستمبر ۲۰۰۶ء

○○○

ثانیہ مرزا

ہارنا اور ہارتے رہنا
میری شہرت کا بس یہی ہے راز
نام ہے میرا ثانیہ مرزا
''میں ہوں اپنی شکست کی آواز''

۱۹ستمبر ۲۰۰۶ء

تشخیص

وہ جس سے صرف وزیروں کو ووٹ ملتے ہیں

ترا علاج وہ انداز انتخاب نہیں

پنپ رہی ہے برائی اسی لیے کہ یہاں

رواج عدل نہیں، رسمِ احتساب نہیں

۲۲ ستمبر ۲۰۰۶ء

○○○

رابطہ

وہ اربابِ حکومت یا سیاسی رہنما ہوں

کہیں گے ہم یہی اپنے بڑوں سے

نہیں درکار وہ روشن خیالی

جو میرا رابطہ کاٹے جڑوں سے

۲۳ ستمبر ۲۰۰۶ء

یاللعجب!

یہ کیسا ہو گیا میرا رویّہ

سراسر جو بعید مصلحت ہے

اگرچہ ایٹمی طاقت ہوں لیکن

مرے لہجے میں کتنی معذرت ہے

۲۴ ستمبر ۲۰۰۶ء

○○○

قولِ قلندر

رسوائی و درماندگی ہے ان کا مقدر

کشکول اٹھائے ہوئے پھرتی ہیں جو قومیں

سو بات کی اک بات ہے یہ قولِ قلندر

''غیرت ہے بڑی چیز جہانِ تگ و دو میں''

۲۶ ستمبر ۲۰۰۶ء

رونمائی

واقعہ ایسا ہوا ہے رونما
ہو چکے ہیں جس پہ کافی تبصرے
چھپ چکی ہے صدر صاحب کی کتاب
چھپ رہے ہیں اختلافی تبصرے

۲۹ ستمبر ۲۰۰۶ء

○○○

اِن دی لائن آف فائر

کتاب ایسی ہے یہ جس کی اشاعت
ہماری سالمیت پر ہے بھاری
مواد ایسا بھی اس میں چھپ گیا ہے
کہ شرمندہ ہوئی ہے قوم ساری

یکم اکتوبر ۲۰۰۶ء

قانون

جب کبھی اس سے کیا ہے رہنمائی کا سوال
میرے دِل سے فال نکلی ہے اسی مضمون کی
ٹھیک ہو سکتے نہیں حالات پاکستان کے
بالادستی جب تلک ہوتی نہیں قانون کی

۱۳ اکتوبر ۲۰۰۶ء

○○○

اسٹریٹ کرائمز

جرائم ہیں کہ بڑھتے جا رہے ہیں
گلی میں وارداتیں ہو رہی ہیں
نہیں ہوتا ہے سدباب کوئی
فقط باتیں ہی باتیں ہو رہی ہیں

۱۴ اکتوبر ۲۰۰۶ء

تقاضا

دنیا کو بس اِک جراتِ رندانہ ہے درکار
جو رسمِ ستم تم کو نظر آئے مٹا دو
حالات کا اس وقت تقاضا ہی یہی ہے
شاویز[1] کی آواز میں آواز مِلا دو

۱۵ اکتوبر ۲۰۰۶ء

○○○

عشرۂ مغفرتِ رمضان

بارگاہِ خدا میں ہے مقبول
ہدیۂ انکسار و عجز و نیاز
کوئی کر لو سبیل بخشش کی
عشرۂ مغفرت ہوا آغاز

۱۶ اکتوبر ۲۰۰۶ء

---

[1] وینزویلا کا صدر

روشِ

پھر ہو گا حقیقت میں نئے دور کا آغاز
بہتر کوئی پھر صورتِ حالات بنے گی
کچھ ہاتھ نہ آئے گا فقیرانہ روش سے
کشکول جو ٹوٹے گا تو پھر بات بنے گی

۱۷ اکتوبر ۲۰۰۶ء

○○○

جدیدیت

ہم اس تقلیدِ افرنگی کے ہاتھوں
بہت پامال ہو کر رہ گئے ہیں
ہمارا حال اب کیا پوچھتے ہو
فقط نقّال ہو کر رہ گئے ہیں

۱۹ اکتوبر ۲۰۰۶ء

شمالی کوریا کا دھماکا

شمالی کوریا کو داد دیجے
کہ جرأت مند ہے وہ انتہا کا
یہ امریکہ کو بتلایا ہے اس نے
کہ دھمکی سے نہیں رکتا دھماکا

۱۱ اکتوبر ۲۰۰۶ء

○○○

بحران

گئے وہ دن کہ ان کھیلوں میں اپنا
نہ تھا مدمقابل کوئی واللہ
اور اب رسوا کیا ہاکی نے ہم کو
بڑے بحران میں ہے گیند بلا

۱۲ اکتوبر ۲۰۰۶ء

رمضان میں گرانی

چھو نہیں سکتے کسی بھی چیز کو اب صارفین
نفع خوروں کی کچھ اتنی مہربانی بڑھ گئی
اس مہینے میں بھی تاجر کس قدر بے خوف ہیں
کس قدر ماہ مبارک میں گرانی بڑھ گئی

۱۴ اکتوبر ۲۰۰۶ء

○○○

قصرِ ابیض

ہم اپنے آپ سے بھی کٹ چکے ہیں
جڑے بیٹھے ہیں اس کے آستاں سے
ہمارا فرض ہے تعمیل اس کی
ہدایت جو بھی ملتی ہے وہاں سے

۱۹ اکتوبر ۲۰۰۶ء

لاریب فیہ

امام۔ الانبیاءؐ کی لوحِ دل پر
اُتاری خالقِ ارض و سما نے
یہ ہے ایسی کتاب آسمانی
نہاں ہیں جس کے لمحوں میں زمانے

۲۱ اکتوبر ۲۰۰۶ء

○○○

پولیس کا سپاہی

میں تو سرکار کا منظورِ نظر ہوں اتنا
اپنی نظروں سے وہ ہٹنے نہیں دیتی مجھ کو
محکمے کو ہے مرے ساتھ محبت اتنی
عید کے روز بھی ملتی نہیں چھٹی مجھ کو

۲۲ اکتوبر ۲۰۰۶ء

عید

شعرِ اقبال اس قدر ہے دل نشیں
دل کی گہرائی سے نکلے آفریں
''عید آزاداں شکوہ ملک و دیں
عید محکوماں ہجوم مومنیں''

۲۴ اکتوبر ۲۰۰۶ء

○○○

ذکرِ خیر

تذکرہ جاری رہے کچھ ان کے احسانات کا
اپنے پیارے دوستوں یاروں کی کچھ باتیں کریں
بیٹھے ہیں تانگے پہ اپنے پاس فارغ وقت ہے
کیوں نہ ایف سولہ کے طیاروں کی کچھ باتیں کریں

۲۸ اکتوبر ۲۰۰۶ء

ضیاء الحق قاسمی

رہتی تھی تبسم کی کرن اس کے لبوں پر
مسرور کن اس شخص کا اندازِ نوا تھا
محفل میں بڑی روشنی تھی اس کی بدولت
اس دور میں وہ شمعِ ظرافت کی ضیاء تھا

۲۹ اکتوبر ۲۰۰۶ء

○○○

بلیک میل

وہ چاہتا ہے دباؤ میں ہم رہیں اس کے
ہمارے گھر میں چلے حکم اس کی مرضی کا
قدیر خان کے بارے میں کیا خبر ہم کو
بلیک میل کرے گا کہاں تک امریکہ

۳۰ اکتوبر ۲۰۰۶ء

سانحہ باجوڑ

روح چھلنی ہوئی ہے زخموں سے
اس پہ کیا تبصرہ کروں میں مزید
کتنے قرآن پاک کے پارے
کتنے حفاظ ہو گئے ہیں شہید

یکم نومبر ۲۰۰۶ء

○○○

مہنگائی و ترقی

بدامنی اور مہنگائی کے ہاتھوں
دلوں پر خوف سا طاری رہے گا
حکومت بھی یہی فرما رہی ہے
ترقی کا عمل جاری رہے گا

۲ نومبر ۲۰۰۶ء

جہیز

پوری نہ اس کی شرط ہوئی تو نتیجتاً
اپنا لیا ہے اس نے روّیہ گریز کا
اب تو پیا کے من کو وہ دلہن بھلی لگے
پورا جہاز بھر کے جو لائے جہیز کا

۶ نومبر ۲۰۰۶ء

○○○

اقتصادی یونین

دور کرنے کے لئے پسماندگی، کوشش کوئی
کاشغر سے تا بہ رودِ نیل ہونی چاہیے
ہے تقاضا وقت کا اب عالم اسلام کی
اقتصادی یونین تشکیل ہونی چاہیے

۸ نومبر ۲۰۰۶ء

فیشن ٹی وی

یہ فیشنی مقابلے دکھائے جا دکھائے جا
حجاب کیوں رہے کوئی حجاب سب اٹھائے جا
ہمیں ادائے مغربی سکھائے جا سکھائے جا
"ترقیوں کی راہ پر چلائے جا چلائے جا"

۱۲ نومبر ۲۰۰۶ء

○○○

سانحہ

ایک قطعے میں بات کرنی ہے
اس لئے بات مختصر کیجیے
"درگئی" میں جو سانحہ گزرا
کس طرح اس سے درگذر کیجیے

۱۵ نومبر ۲۰۰۶ء

خونریزی

ڈاک مہنگی، اور مہنگی، اور مہنگی ہو گئی
فون سستا اور سستا اور سستا ہو گیا
اور مسلمانوں کا استبداد کے اس دور میں
خون سستا اور سستا اور سستا ہو گیا

۱۶نومبر ۲۰۰۶ء

○○○

امریکہ سے وفاداری

جس سے اس کا ملک خود بیزار ہے
مل گیا ہے خاک میں جس کا غرور
مجھ کو وہ ظالم ہے کچھ اتنا عزیز
میں نے اپنے سر لیا اس کا قصور

۱۸نومبر ۲۰۰۶ء

پرائی آگ

سراسر ہے یہ بربادی کا رستہ
یہ کیسی چال ہے جو چل رہے ہو
مجھے اتنا بتا دو میرے بھائی
پرائی آگ میں کیوں جل رہے ہو

۲۰نومبر ۲۰۰۶ء

○○○

بین السطور

ہم نے پڑھا ہے آج بڑے غور و فکر سے
اخبار میں بیانِ بلیئر چھپا ہوا ہے
انوؔر متاعِ دیدۂ بینا کی خیر ہو
سطروں کے درمیاں ہے بہت کچھ لکھا ہوا ہے

۲۱نومبر ۲۰۰۶ء

فیصل مسجد میں

کیوں اذانِ عصر کو موقوف کر ڈالا گیا
ایسی حرکت کرنے والوں نے ذرا سوچا نہیں
ان کو تو منظور ہے ''ٹونی'' کی خوشنودی فقط
کچھ شریعت کے تقاضوں کی انہیں پروا نہیں

۲۳ نومبر ۲۰۰۶ء

○○○

سُوءِ اثر

کوئی خالی نہیں سُوءِ اثر سے
یہ ہم کیسی بلائیں کھا رہے ہیں
دوائیں ہم کو کھاتی جا رہی ہیں
کہ انوؔر ہم دوائیں کھا رہے ہیں

۲۵ نومبر ۲۰۰۶ء

چین و پاکستان

ہمارے درمیاں جو دوستی ہے
یہ اخلاص و محبت میں گندھی ہے
یہ ''ہوجنتاؤ'' بھی کہہ کر گئے ہیں
یہ سونے سے زیادہ قیمتی ہے

۲۸ نومبر ۲۰۰۶ء

○○○

نتیجہ

ملا ہرگز نہ انٹرمیڈیٹ میں داخلہ ہم کو
کہ نمبر کچھ ہمارے دوسرے لڑکوں سے کم نکلے
اِدھر اسکول سے نکلے بصد سامانِ رسوائی
بہت بے آبرو ہو کر اُدھر کالج سے ہم نکلے

۲۹ نومبر ۲۰۰۶ء

اِتّحاد و اتفاق

اتحاد و اتحاد و اتفاق و اتفاق
راز پوشیدہ ہیں اِس میں قوت تسخیر کے
پھر کوئی نیچا دکھا سکتا نہیں ہے آپ کو
اس طرح جڑ جاؤ جیسے حرف ہیں کشمیر کے

۲ دسمبر ۲۰۰۶ء

○○○

روٹی

کہیں مشکل سے رقبہ دو نوالے
کہیں اس سے بھی چھوٹی بک رہی ہے
گئی گذری ہے پاپڑ سے بھی انور
تنوروں۔پر جو روٹی بک رہی ہے

۳ دسمبر ۲۰۰۶ء

محمد یوسف

دھوم ہے دنیا میں اس کے کھیل کی
اب زمانے بھر میں وہ مشہور ہے
بلّے بلّے اس کے بلّے کا کمال
عالمی ریکارڈ چکنا چور ہے

۴ دسمبر ۲۰۰۶ء

○○○

وارداتیں

یہی تو ایک موضوعِ سخن ہے
جدھر جاؤ یہ باتیں ہو رہی ہیں
پولس بے چارگی میں مبتلا ہے
بھیانک وارداتیں ہو رہی ہیں

۵ دسمبر ۲۰۰۶ء

کشمیر

کہیں کیا صورت احوالِ کشمیر
جسے حیرت سے دنیا تک رہی ہے
ابلتا ہے ادھر بھی کوئی دلیہ
ادھر بھی کوئی کھچڑی پک رہی ہے

٦ دسمبر ٢٠٠٦ء

○○○

موبائل

مجھ کو یہ کھٹکا لگا رہتا ہے انور ہر گھڑی
جستجو تیری کہیں ضائع نہ ہو زائل نہ ہو
ڈھونڈنے نکلا ہے کیسی چیز تو اس دور میں
کوئی ایسا کان جس کے ساتھ موبائل نہ ہو

٧ دسمبر ٢٠٠٦ء

ڈینگی وائرس

پنپتا ہے یہ ستھرے پانیوں میں
اور عمدہ گھاس بھی اس کی غذا ہے
علالت خیز ہے پھر بھی یہ مچھر
یہ ڈینگی وائرس کیسی بلا ہے

٨ دسمبر ٢٠٠٦ء

○○○

مہنگائی

ہر چند اس کے ظلم و ستم کا نشانہ ہوں
لیکن مجھے یہ بات کوئی یاد کیوں دلائے
مہنگائی کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں
''اک تیر میرے سینے پہ مارا کہ ہائے ہائے''

٩ دسمبر ٢٠٠٦ء

پھر بھی

نہ پوچھ مجھ سے کمالاتِ میڈیکل سائنس
مرا خیال یہی ہے کہ چپ رہا جائے
تمام ٹیسٹ بھی اس کے درست نکلے ہیں
مریض پھر بھی تڑپتا ہے، کیا کہا جائے

۱۰ دسمبر ۲۰۰۶ء

○○○

کرزئی

قتل ہوتے جا رہے ہیں روز ان کے نونہال
تیغ پا ہیں اب جفائے لشکرِ اغیار سے
بے بسی اور انتہائی بے بسی ہے دوستو
رو پڑے ہیں کرزئی بھی اپنے حالِ زار پر

۱۵ دسمبر ۲۰۰۶ء

ترقی

اَب تو ہم اتنی ترقی کر گئے
اَب تو ہر بچہ سیاستدان ہے
اَب تو ہر عالم ہے علاّمہ یہاں
اَب تو ہر جلسہ عظیم الشان ہے

۱۶ دسمبر ۲۰۰۶ء

○○○

تماشا

کیا تماشا ہے کہ ہر گفتار ہر تقریر میں
اولیں جملہ یہی ہے ہر سیاستدان کا
کتنی مدت سے یہی اک بات سنتے آئے ہیں
سامنا ہے ملک کو اس وقت اِک بحران کا

۱۷ دسمبر ۲۰۰۶ء

ڈیم

گھیر لیں خشکیاں زمینوں کو
تیرہ بختی دلیر ہو جائے
ڈیم تعمیر کیجئے جلدی
اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے

۱۹ دسمبر ۲۰۰۶ء

○○○

حسبہ نامنظور

کون کرے اندازہ اس کا کس کو یہ توفیق
ناخوش کتنے لوگ ہوئے ہیں کتنے ہیں مسرور
اس کا نتیجہ کیا نکلے گا کون کرے تحقیق
نسواں بل منظور ہوا ہے حسبہ نامنظور

۲۰ دسمبر ۲۰۰۶ء

ہوائی فائرنگ

خدا جانے یہ بے ہنگام گولی
ہمارے دیس میں کب تک چلے گی
نہیں معلوم کب تک شادیوں میں
ہوائی فائرنگ ہوتی رہے گی

۲۴ دسمبر ۲۰۰۶ء

○○○

منیر نیازی

برپا ہوا ہے اتنا المناک سانحہ
رگ رگ میں غم کا زہر ہے اور ہم ہیں دوستو
جب سے مِلی خبر ہمیں مرگِ منیر کی
''اشک رواں کی نہر ہے اور ہم ہیں دوستو''

۲۸ دسمبر ۲۰۰۶ء

گرانی اور جرائم

نہ پوچھ احوال اشیائے ضروری
کہ ان کے نرخ چڑھتے جا رہے ہیں
مصیبت در مصیبت کیا بتاؤں
جرائم ہیں کہ بڑھتے جا رہے ہیں

۲۹ دسمبر ۲۰۰۶ء

○○○

لاپتہ افراد

کب سے فریادی ہیں ان کے اقربا
کوئی حیثیت نہیں فریاد کی
کیا خبر کس دن عمل میں آئے گی
بازیابی گمشدہ افراد کی

۷ جنوری ۲۰۰۷ء

جھوٹ

کوئی برکت نہیں ہے اس کے اندر
یہ پھر بھی پھولتا پھلتا بہت ہے
اگرچہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہیں
مگر یہ ہر کہیں چلتا بہت ہے

۸ جنوری ۲۰۰۷ء

○○○

سردی

سخت سردی میں اب کے گذری عید
اور اب تو یہ بڑھ گئی ہے مزید
''سردی اب کے برس ہے اتنی شدید
صبح نکلے ہے کانپتا خورشید''

۹ جنوری ۲۰۰۷ء

پتنگ بازی

ذرا بھی نرم ہو قانون کی گرفت اگر
معاشرے میں پنپتی ہیں بدعتیں کیا کیا
ہمیں جو شوق ہے اتنا پتنگ بازی کا
ہوئی ہیں اس کے سبب سے ہلاکتیں کیا کیا

۱۱ جنوری ۲۰۰۷ء

○○○

فقیر

ہے اگرچہ زکوٰۃ بھی نافذ
مستحق بے شمار ملتے ہیں
اتنی بہتات ہے فقیروں کی
''ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں''

۱۲ جنوری ۲۰۰۷ء

صاحب ایماں

اس کا ایماں ہے کہ لازم ہے حصول برکت
حکم دینی کی اطاعت سے وہ آزاد نہیں
کھاد چینی میں ملاتے ہی کہا بسم اللہ
کون، کہتا ہے کہ تاجر کو خدا یاد نہیں

۱۳ جنوری ۲۰۰۷ء

○○○

باقیات

انورؔ یہاں سے سلطنت مغلیہ کے ساتھ
وہ قند پارسی وہ زبانِ حسیں گئی
لیکن یہ بات کتنے تعجب کی بات ہے
انگریز تو گیا مگر انگلش نہیں گئی

۱۵ جنوری ۲۰۰۷ء

تہی دست

دلوں میں خوف خدا بھی نہیں رہا موجود
ستم تو یہ ہے کہ آنکھوں میں اب حیا بھی نہیں
سوال یہ ہے کہ لُوٹے گا کیا کوئی ہم کو
ہمارے پاس لُٹانے کو کچھ رہا بھی نہیں

۱۹ جنوری ۲۰۰۷ء

○○○

درستی

نظر جو آتا ہے پانی سراب ہے یارو
نظام سارے کا سارا خراب ہے یارو
یہاں درستی احوال کس طرح ہو گی
کوئی سزا نہ کوئی احتساب ہے یارو

۲۰ جنوری ۲۰۰۷ء

شریف کنجاہی

وجود ان کا غنیمت تھا اس زمانے میں
کہ ان کے دم سے تھا روشن چراغِ آ گاہی
جہانِ علم و ادب کی اداسیاں مت پوچھ
کہ اٹھ گئے ہیں جہاں سے ''شریف کنجاہی''

۲۲ جنوری ۲۰۰۷ء

○○○

اندیشۂ فردا

حضرت واعظ نے کل یہ اپنے خطبے میں کہا
جانے کیا کیا تہمتیں ہم پر لگائی جائیں گی
ڈھائے جائیں گے نہ جانے کتنے دینی مدرسے
کیا خبر ہے مسجدیں کتنی گرائی جائیں گی

۲۳ جنوری ۲۰۰۷ء

۲۰۸۷ء

اک خلائی نیوز ایجنسی سے آئی ہے خبر
ایک دہشت کا سماں ہے چار سوئے دہر میں
کچھ زحل کے اور کچھ مریخ کے تخریب کار
پھر دھماکہ کر گئے .ہیں چاند کے اس شہر میں

۲۶ جنوری ۲۰۰۷ء

○○○

مرگِ مفاجات

تاریخ اسی بات کی دیتی ہے گواہی
اقبالؔ نے کی ہے جو یہ سو بات کی اک بات
''تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات''

۲۷ جنوری ۲۰۰۷ء

مسئلہ کشمیر

برف کتنی جم گئی اس مسئلے کے ارد گرد
دوستو اس برف کو اب تو پگھلنا چاہیے
سرد مہری ختم ہونی چاہیے اس ضمن میں
کوئی اس کا منصفانہ حل نکلنا چاہیے

۲۹ جنوری ۲۰۰۷ء

○○○

مجرب نسخہ

اس ضمن میں بس ایک ہی نسخہ ہے مجرّب
دنیا میں مسلمان کو کرنا ہے اگر زیر
''تعلیم کے تیزاب میں ڈال اِس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے ادھر پھیر''

کیم فروری ۲۰۰۷ء

یومِ یکجہتی کشمیر

آج کے دن یاد آیا ہے مجھے بے ساختہ
اک ضروری قافیہ وادی کا آزادی بھی ہے
ایک دنیا کو نہیں ہے اس سے کوئی اختلاف
یہ بنی آدم کا حق ہے اور بنیادی بھی ہے

۵ فروری ۲۰۰۷ء

○○○

خواب

یہ جو ہے ٹھہرا ہوا منظر بدلنا چاہیے
اس اندھیری رات سے باہر نکلنا چاہیے
خوابِ دیرینہ ہے انورؔ کوئی مثبت فیصلہ
خواب کو تعبیر کے سانچے میں ڈھلنا چاہیے

۶ فروری ۲۰۰۷ء

میٹنگ

ملنے والا تمہیں ملتا کیسے
تم نے فرصت بھی تو پائی ہوتی
ایک دن سال میں ایسا آتا
تم نے میٹنگ نہ بلائی ہوتی

۷ فروری ۲۰۰۷ء

○○○

دھماکے

تڑپ اٹھتے ہیں قلب و روح جن پر
حوادث کس بلا کے ہو رہے ہیں
بڑے مخدوش ہیں حالاتِ مُلکی
تسلسل سے دھماکے ہو رہے ہیں

۸ فروری ۲۰۰۷ء

مختلف

جہالت کی سبھی گمراہیوں سے
بہت بیزار ہے اور منحرف ہے
یہ ہے مرہون تعلیم سماوی
مری روشن خیالی مختلف ہے

۱۱فروری ۲۰۰۷ء

○○○

کبھی کبھی

ایسا بھی ایک دور تھا عمر عزیز کا
ہو جاتی تھی خراب بھی صحت کبھی کبھی
اب آپ سے میں صورت احوال کیا کہوں
ہوتی ہے ٹھیک ٹھاک طبیعت کبھی کبھی

۱۳فروری ۲۰۰۷ء

طرز عمل

وہ کرتا جا رہا ہے بدکلامی
مگر ہم نے لب اپنے سی لیے ہیں
اسے اس بات کا کامل یقیں ہے
کہ ہم بے انتہا لچکیلے ہیں

۱۵فروری ۲۰۰۷ء

○○○

ایجنڈا

وہ ہے اس وقت طاقت کے نشے میں
اور اس کے ہاتھ میں ڈنڈا ہے یارو
مٹا دے سب جہادی قوتوں کو
یہ امریکہ کا ایجنڈا ہے یارو

۱۸فروری ۲۰۰۷ء

یلغار

عالم اسلام کو برباد کرنے کے لیے
دشمنوں کی سازشوں کی کس قدر یلغار ہے
انورؔ اس یلغار سے محفوظ رہنے کے لیے
اتحاد ملت اسلامیہ درکار ہے

۱۹فروری۲۰۰۷ء

○○○

ترقی

وہ اس شعبے میں رکھتے ہیں مہارت
معیشت کو بہت پہچانتے ہیں
نہ پوچھ ان کا شعورِ اقتصادی
گرانی کو ترقی جانتے ہیں

۲۰فروری۲۰۰۷ء

سانحہ

دھماکوں کے تسلسل کے سبب سے
نظامِ زندگی وقفِ خلل ہے
ہمیں یہ تجزیہ کرنا پڑے گا
یہ کس اقدام کا ردعمل ہے

۲۱فروری۲۰۰۷ء

○○○

وتیرہ

کیا کہیں حکام بالا کا وتیرہ کیا کہیں
کب تلک وہ ان بیانوں سے ہمیں ٹرخائیں گے
کہہ دیا جاتا ہے ہر اک سانحہ ہونے کے بعد
مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے

۲۲فروری۲۰۰۷ء

سمجھوتا ایکسپریس

مسافر راکھ ہو کر رہ گئے ہیں
بہت دلدوز ہے جو کچھ سنا ہے
اب آنسو ہیں کہ تھمتے ہی نہیں ہیں
یہ سمجھوتا بہت مہنگا پڑا ہے

۲۳ فروری ۲۰۰۷ء

○○○

سفر

تو کیا حالات ایسے ہی رہیں گے
دلوں پر خوف سا طاری رہے گا
یہ کیا اہل حکومت کہہ رہے ہیں
ترقی کا سفر جاری رہے گا

۲۸ فروری ۲۰۰۷ء

نیت کا فتور

وہ سراپا حیلہ جوئی وہ سراپا مکر و فن
اس کی چالوں کو سمجھنے میں نہ اب تاخیر کر
ہے نہایت پُرخطر بھارت کی نیت کا فتور
اس کے چکر سے نکلنے کی کوئی تدبیر کر

یکم مارچ ۲۰۰۷ء

○○○

آزمائش

نتائج اس کے ہیں سنگین کتنے
یہ بحران آزمائش کی گھڑی ہے
ہے ماحول اتنا آلودہ کہ دنیا
تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے

۲ مارچ ۲۰۰۷ء

گِلہ

کتنے غم اس کے لیے ہم نے سہے ہیں لیکن
اس کے چہرے پہ خوشی کے کوئی آثار نہیں
فرق پڑتا ہی نہیں اس کی روش میں کوئی
''پھر بھی ہم سے یہ گلہ ہے کہ وفادار نہیں''

۳ مارچ ۲۰۰۷ء

○○○

مطالبات

کتنا ظالم بنا دیا اس کو
ہوس و آز و حرصِ دنیا نے
سوچتا ہی نہیں ہے وہ، اُس کے
کوئی کتنے مطالبے مانے

۴ مارچ ۲۰۰۷ء

مسائل

اک مسئلہ صدر کی وردی ہے
اک مسئلہ دہشت گردی ہے
تشویش ہے ان پر جن کو بھی
ان سب سے ہمیں ہمدردی ہے

۶ مارچ ۲۰۰۷ء

○○○

چیلے

ہم پہ کیا کیا نہ مسلط ہوئے ان کے چیلے
ہم پہ کیا کیا نہ ستم توڑ گئے ہیں گورے
ان سے ملتے ہیں سبھی طور طریقے ان کے
کالے انگریز یہاں چھوڑ گئے ہیں گورے

۷ مارچ ۲۰۰۷ء

نیک ارادے

اب کے برس تو لوگ زیادہ نہیں مرے
اپنی یہ کارکردگی بہتر بنائیں گے
تفریح کے بغیر کوئی زندگی نہیں
ہم تو بسنت اگلے برس بھی منائیں گے

۸ مارچ ۲۰۰۷ء

○○○

خواہش امن

دہر میں ہو جائے گی عنقا بچاری فاختہ
خواہش امن و اماں بے آسرا ہو جائے گی
یوں ہی دنیا کا جو امریکہ رہے گا چودھری
"محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی"

۱۰ مارچ ۲۰۰۷ء

مشورہ

صدر صاحب سے مسلسل کہہ رہی قاف لیگ
ارض پاکستان میں مصروفِ ہمدردی رہیں
اصل میں جمہوریت ہے آپ کی مرضی کا نام
آپ اگر چاہیں تو ساری عمر باوردی رہیں

۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء

○○○

مسندِ انصاف

ایسی حرکت نہ کیجئے جس سے
عدلیہ بے وقار ہو جائے
کیا رہے گا جو مسندِ انصاف
ساقط الاعتبار ہو جائے

۱۳ مارچ ۲۰۰۷ء

دلدل

یہ کیا سودا سمایا اس کے سر میں
نظام عدل سے ٹکرا رہی ہے
حکومت کو خدا محفوظ رکھے
بڑی دلدل میں دھنستی جا رہی ہے

۱۴مارچ ۲۰۰۷ء

○○○

چکر

وہ صرف وقت گذارے گا اس بہانے سے
اسی لیے تو بہانے بنائے جاتا ہے
نشان اس کا ہے چکر، اسی لیے بھارت
مذاکرات کا چکر چلائے جاتا ہے

۱۵مارچ ۲۰۰۷ء

ہسپتال میں

مریضوں سے معالج کہہ رہے ہیں
ہمارے پاس کب اتنی دوائیں
یہاں اسٹور سب خالی پڑے ہیں
اٹھیں، جائیں دوا باہر سے لائیں

۱۶مارچ ۲۰۰۷ء

○○○

بل

میں اگر بل جمع کرواؤں ذرا بھی دیر سے
کب مری غفلت پہ اندھا دھند جرمانہ نہیں
وہ اگر چاہیں مجھے بالکل غلط بل بھیج دیں
ان کی کوتاہی کا ان پر کوئی ہرجانہ نہیں

۱۷مارچ ۲۰۰۷ء

حملہ

حکومت کی جو ہے دستار، اس کا
اب اونچا اور شملہ ہو گیا ہے
عدالت بھی ہوئی ہے سخت زخمی
صحافت پر بھی حملہ ہو گیا ہے

۱۹ مارچ ۲۰۰۷ء

○○○

باب وولمر

صدمے سے کُوچ کر گیا دنیا سے کوچ بھی
احوال اس شکست کا کیسے کوئی سنائے
انورؔ جو گیند بلّے کا تو نے کیا ہے ذکر
''اِک تیر میرے سینے پہ مارا کہ ہائے ہائے''

۲۰ مارچ ۲۰۰۷ء

آہ! اختر ہوشیار پوری

''اختر'' کے واسطے یہ دعا کر رہا ہوں میں
ربِّ کریم اس کی لحد نور سے بھرے
حسنِ کلام چھوڑ گیا ہے جہان میں
بے حد شریف شخص تھا حق مغفرت کرے

۲۲ مارچ ۲۰۰۷ء

○○○

تجارت

ہوتا ہے چونکہ اس سے غریبی کا انسداد
ملتی ہے جو رقم وہ رقم بھی خطیر ہے
باقی ہیں سب تجارتیں مدھم پڑی ہوئیں
گُردوں کا کاروبار ترقی پذیر ہے

۲۶ مارچ ۲۰۰۷ء

آزمائش

پے بہ پے پامالیاں، بدنامیاں، رسوائیاں
کوئی بھی اچھی خبر لایا نہیں یہ سال بھی
کس قدر بحران سے دوچار ہے ارضِ وطن
گیند بلے کی طرح ہے عدلیہ کا حال بھی

۲۸ مارچ ۲۰۰۷ء

○○○

خاتم الانبیاء ﷺ

ہے ختم انؐ پہ وحیِ سماوی کا سلسلہ
تا حشر ہے جہاں میں نبوت حضورؐ کی
ان کا وجود شمعِ ہدایت ہے سربسر
پروانۂ نجات ہے طاعت حضورؐ کی

یکم اپریل ۲۰۰۷ء

گفتۂ سعدی

جناب فیضؔ نے کیا خوب اس کو دہرایا
کیا تھا حضرت سعدیؔ نے جو سخن ارشاد
ابھی تلک نہیں بدلی یہ صورت حالات
"کہ سنگ و خشت مقیّد ہیں اور سگ آزاد"

۱۵ اپریل ۲۰۰۷ء

○○○

کالے کوٹ

بہر سو احتجاجی ریلیاں ہیں
پولس والوں کی لاٹھی کے حوالے
بڑی ہنگامہ پرور ہیں فضائیں
بہت بپھرے ہوئے ہیں کوٹ کالے

۱۶ اپریل ۲۰۰۷ء

انصاف

جس کی خوشبو سے مہک اٹھے مری ارض وطن
عدلیہ میں عدل کا وہ پھول کھلنا چاہیے
کم سے کم اتنا تو ہونا چاہیے اس دیس میں
منصفِ اعلیٰ کو تو انصاف ملنا چاہیے

۱۸ اپریل ۲۰۰۷ء

○○○

اتحاد

ہم کو لینا چاہیے ان سے سبق
کام دکھلاتی ہیں ایسا مکھیاں
ان میں جب ہوتا ہے پیدا اتحاد
شہد کر لیتی ہیں پیدا مکھیاں

۱۱ اپریل ۲۰۰۷ء

جلاوطن

جو سیاسی رہنما بیٹھے ہیں بیرون وطن
ملک کے حالات سے ہیں وہ برابر باخبر
رابطہ قائم ہے ان کا اپنے مداحوں کے ساتھ
اور تقریریں کیے جاتے ہیں ٹیلیفون پر

۱۸ اپریل ۲۰۰۷ء

○○○

آلودگی

پھیل جائیں جس جگہ بیماریاں
کیسے ممکن ہے وہاں آسودگی
بڑھتی جاتی ہیں وہاں بدحالیاں
بڑھتی جاتی ہے جہاں آلودگی

۱۹ اپریل ۲۰۰۷ء

بجلی چوری

وہ اپنی تار لے آئے ہیں گھر سے
جو کھمبے سے لگائی جا رہی ہے
نہ پوچھو ماجرا بجلی کا انور
دھڑلے سے چرائی جا رہی ہے

۲۲ اپریل ۲۰۰۷ء

○○○

بحران

دلِ حساس حالِ عدلیہ پر
بہت غمگین ہوتا جا رہا ہے
اب اس بحران کا کیا پوچھتے ہو
بڑا سنگین ہوتا جا رہا ہے

۲۳ اپریل ۲۰۰۷ء

فیصلہ

عمران خاں کی بات سے کیسے ہو اختلاف
جمہوریت سے بڑھ کے نہیں ہے کوئی اصول
یہ فیصلہ بھی اس نے سنایا ہے صاف صاف
وردی جسے قبول ہے وہ بھی نہیں قبول

۲۶ اپریل ۲۰۰۷ء

○○○

آئین

تہ و بالا کرے آئینِ ملکی
کوئی اس مقدرت والا نہیں ہے
عوام الناس یا حکّامِ بالا
کوئی آئین سے بالا نہیں ہے

۲۷ اپریل ۲۰۰۷ء

لاپتہ

کس کو یارائے پیشگوئی ہے
کس کو معلوم ہے کہ کیا ہو جائے
غیب کا علم کس کو ہے بھائی
جانے کل کون لاپتہ ہو جائے

۲۸اپریل ۲۰۰۷ء

○○○

ثالثی

اس قدر بھی ہو نہ کوئی بدگماں
یہ تو حد کر دی ہے اسرائیل نے
ثالثی کی مخلصانہ پیشکش
مسترد کر دی ہے اسرائیل نے

۲۹اپریل ۲۰۰۷ء

انتظار

اس کے بغیر رہ نہیں سکتے وہ ایک دن
ان کو دروغ گوئی کی عادت سی ہو گئی
ہم کو تو انتظار ہے اس روز کا جناب
جس روز تہمتیں نہ تراشیں گے کرزئی

۳۰اپریل ۲۰۰۷ء

○○○

کرن

ظلمتوں کا چیر دیتی ہے بدن
روشنی کی ایک ننھی سی کرن
رک نہیں سکتی شکستِ تیرگی
ٹل نہیں سکتا زوالِ اہرمن

یکم مئی ۲۰۰۷ء

وارداتیں

کس قدر ناپید ہے آسودگی
چین کی صبحیں نہ راتیں شہر میں
گھٹ رہا ہے اعتبارِ شہریار
بڑھ رہی ہیں وارداتیں شہر میں

۲ مئی ۲۰۰۷ء

○○○

رہ و رسم

بے سود ہیں دفتر کے یہ ہر روز کے پھیرے
دفتر تو رہ و رسم نبھانے میں ہے یکتا
اتنی سی یہ اک بات سمجھتا نہیں انوؔر
جائز ہے اگر کام تو پھر ہو نہیں سکتا

۴ مئی ۲۰۰۷ء

وی وی آئی پیز

مریض کتنے تڑپتے ہیں ایمبولنسوں میں
اور ان کا حال ہے ایسا کہ مرنے والے ہیں
مگر پولس نے ٹریفک کو روک رکھا ہے
یہاں سے قوم کے خادم گزرنے والے ہیں

۹ مئی ۲۰۰۷ء

○○○

۱۲ مئی

کہیں ہے فائرنگ کا شور برپا
کہیں اسٹیج سجتے جا رہے ہیں
کہیں لاشوں پہ لاشیں گر رہی ہیں
کہیں پر ڈھول بجتے جا رہے ہیں

۱۳ مئی ۲۰۰۷ء

خونی کھیل (بسنت)

گذرگاہوں سے جب گذریں گے انورؔ
مسلسل خوف اک طاری رہے گا
نہ جانے گردنیں کتنی کٹیں گی
یہ خونی کھیل اگر جاری رہے گا

۱۸ مئی ۲۰۰۷ء

○○○

معافیاں

جیسی احوالِ وطن کی ہے بھیانک صورت
ناگزیر اس پہ ضمیروں کا پریشاں ہونا
یاد آتا ہے مجھے مصرعِ غالب انورؔ
"ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا"

۲۰ مئی ۲۰۰۷ء

سانحۂ کراچی

کتنا پر ہول و پُراسرار ہوا ہے بھائی
کس قدر واقعہ خونبار ہوا ہے بھائی
کہیے اس ضمن میں تفتیش ہوئی ہے کتنی
کیا کوئی شخص گرفتار ہوا ہے بھائی؟

۲۲ مئی ۲۰۰۷ء

○○○

جمہوری قبا

اگرچہ اختلافی ماجرا ہے
مگر وہ جو بھی کہہ ڈالیں بجا ہے
زمانہ جس کو وردی کہہ رہا ہے
وہ کہتے ہیں یہ جمہوری قبا ہے

۲۴ مئی ۲۰۰۷ء

بجٹ کی آمد آمد

کچھ آٹے دال کی بابت نہ پوچھو
کہ قیمت ان کی چڑھتی جا رہی ہے
چھڑا ہے ذکر جس دن سے بجٹ کا
گرانی ہے کہ بڑھتی جا رہی ہے

۳۰ مئی ۲۰۰۷ء

○○○

درسِ تاریخ

ظلم سے ہوں گے برآمد شعلہ ہائے انتقام
وقت کیا کروٹ بدلتا ہے یہ کل کو دیکھنا
اب عوام الناس کی مظلومیت کو دیکھ لو
پھر عوام الناس کے ردِعمل کو دیکھنا

۳۱ مئی ۲۰۰۷ء

زمینی حقائق

وہ جتنے بھی دعوے کئے جا رہے ہیں
ہم ان کے بہت قائل و معترف ہیں
وہ کہتے ہیں امن و اماں ہے یہاں پر
زمینی حقائق مگر مختلف ہیں

۳ جون ۲۰۰۷ء

○○○

ناقابلِ اعتبار

وہ دل سے نہیں ہم کو تسلیم کرتا
ہمی سے وہ کرتا ہے، نفرت زیادہ
نہیں قابل اعتماد اس کی یاری
بڑھاؤ نہ بھارت سے الفت زیادہ

۵ جون ۲۰۰۷ء

تنقید

ہو نہ جس میں کوئی بھی حرص و غرض کا شائبہ
پھر تو اس تائید کی بھی قدر کرنی چاہیے
جس میں شامل ہو خلوص اور دردمندی کی مہک
انورؔ اس تنقید کی بھی قدر کرنی چاہیے

۶ جون ۲۰۰۷ء

○○○

میڈیا پر پابندی

میڈیا پر لگی جو پابندی
یہ حکومت کی بوکھلاہٹ ہے
یہ ہُوا ہے جو واقعہ یارو
جانے کس واقعے کی آہٹ ہے

۹ جون ۲۰۰۷ء

آزاد عدلیہ

یہ نصیحت ہے نہایت سود مند
ہر کسی کو یاد ہونی چاہیے
کون کر سکتا ہے اس سے اختلاف
عدلیہ آزاد ہونی چاہیے

۱۰ جون ۲۰۰۷ء

○○○

توجہ طلب

ستم کے، ظلم کے، سفّاکیوں کے
یہ کیا معیار قائم ہو رہے ہیں
بہائم بھی لرز جاتے ہیں جن سے
یہاں ایسے جرائم ہو رہے ہیں

۱۴ جون ۲۰۰۷ء

گرمی

موسم گرما کی شدت کے سبب سے ہر جگہ
ہر کوئی بے حال اور ہلکان پایا جائے ہے
گرم ویسا ہی پشاور بھی ہے اور لاہور بھی
ان دنوں ہر شہر میں ملتان پایا جائے ہے

۱۵ جون ۲۰۰۷ء

○○○

رچرڈ باؤچر

باعثِ تشویش ہے ان کی یہ تشریف آوری
جانے ہم پر کون سا الزام دھرنے آئے ہیں
کیا خبر کیا چاہتے ہیں اب وہ پاکستان سے
باؤچر کیا جانے کیا ڈکٹیٹ کرنے آئے ہیں

۱۶ جون ۲۰۰۷ء

تصنیفِ مشرف

کیسے سوال پوچھ رہی ہے وہ آج کل
کیا پوچھتے ہو حزبِ مخالف کے باب میں
ان کا بجٹ میں ذکر کہیں بھی نہیں ملا
جن ڈالروں کا ذکر ہوا تھا کتاب میں

۱۷ جون ۲۰۰۷ء

○○○

ملعون رشدی

رشدیِ ملعون کو بخشا گیا سر کا خطاب
کشورِ برطانیہ سے یہ سند جاری ہوئی
اِس شریر اِقدام سے اس حرکتِ مذموم سے
کیا کہیں اسلام کی کتنی دل آزاری ہوئی

۱۹ جون ۲۰۰۷ء

تقریر

بس اتنا تبصرہ کافی ہے انورؔ
کہ بے تاثیر ہوتی جا رہی ہے
خدا محفوظ رکھے، مولوی کی
دعا تقریر ہوتی جا رہی ہے

۲۰ جون ۲۰۰۷ء

○○○

مغرب کا چہیتا

جو شخص بھی توہینِ رسالتؐ کا ہو مجرم
ہے اس کی نگاہوں میں وہی لائقِ انعام
مغرب اسے ہر قسم کا دیتا ہے تحفظ
مغرب کا چہیتا ہے ہر اِک دشمنِ اسلام

۲۱ جون ۲۰۰۷ء

آئین کی پاسداری

بس یہی ہے ان کا موضوعِ خطاب
چیف جسٹس نے یہی تلقین کی
کرتے رہیے عدلیہ کا احترام
پاسداری کیجیے آئین کی

۲۲ جون ۲۰۰۷ء

○○○

ہلاکت کاریاں

ختم ہوں گی کب وزیرستان میں
ظالموں کی یہ ہلاکت کاریاں
کیا خبر جاری رہیں گی کب تلک
اتحادی فوج کی بمباریاں

۲۸ جون ۲۰۰۷ء

بیانِ افتخار

بھلا لگا ہے بیان ''افتخار صاحب'' کا
نظام عدل کو مضبوط تر بنا دوں گا
کوئی بھی بغض نہ رکھوں گا میں کسی کے خلاف
بحال ہو کے سبھی تلخیاں بھلا دوں گا

۳۰ جون ۲۰۰۷ء

○○○

پیش خیمہ

کب کسی کو یہ نکلنے دیتا ہے
یہی دستور ہے زمانے کا
یہ بلیئر کی رخصتی شاید
پیش خیمہ ہو بش کے جانے کا

یکم جولائی ۲۰۰۷ء

ٹیلی فون

ہر کوئی محوِ خود کلامی ہے
ہاتھ بھی ہر کسی کے جکڑے ہوئے
فون ہے یا کوئی سزا ہے یہ
ایک دنیا ہے کان پکڑے ہوئے

۳ جولائی ۲۰۰۷ء

○○○

مساوات

اک چیز سے فارغ میں شتابی سے ہوا تھا
اک بات مگر باعث تاخیر ہوئی ہے
ڈاڑھی پہ نہیں خرچ ہوا وقت زیادہ
مونچھوں کی مساوات پہ کچھ دیر لگی ہے

۵ جولائی ۲۰۰۷ء

صورتحال

وطن کے بارے میں تازہ خبر نہیں کوئی
کہ ایک صورت احوال ہی مسلسل ہے
کہ لاپتہ ہے کوئی اور کوئی زندانی
جلا وطن ہے کوئی اور کوئی معطل ہے

۶ جولائی ۲۰۰۷ء

○○○

لال مسجد

کل جانے کس طرح کے نتائج ہمیں دکھائے
مسجد کے صحن میں جو لہو آج بہہ گیا
دیکھو مذاکرات کی ٹوٹی کہاں کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

۱۲ جولائی ۲۰۰۷ء

سوالات

ہوا ہے جو مسجد میں یہ آپریشن
کئی ایک خدشات پیدا ہوئے ہیں
زمانہ جوابات کا منتظر ہے
بہت سے سوالات پیدا ہوئے ہیں

۱۴ جولائی ۲۰۰۷ء

○○○

دلدوز سانحہ

کس قدر دلدوز ہے یہ واقعہ
ظلم کی تو انتہا کر دی گئی
کتنی بے دردی سے اپریشن ہوا
لال مسجد خون سے بھر دی گئی

۱۶ جولائی ۲۰۰۷ء

ڈھلمل موقف

اگر کشمیر کے بارے میں انور
یونہی ڈِھلمل رہا موقف ہمارا
تو پاکستان کا کیا حال ہو گا
یہ ریگستان بن جائے گا سارا

۲۱ جولائی ۲۰۰۷ء

○○○

نوشتۂ دیوار

یہ کہہ رہے ہیں در و بام میری بستی کے
لکھا ہوا ہے جو دیوار پر پڑھا جائے
بہت بری ہے۔ تذبذب کی تیرگی بھیا
اب اس سے ہٹ کے کوئی فیصلہ کیا جائے

۲۴ جولائی ۲۰۰۷ء

آخر کب تک

کئی سالوں سے چلتا جا رہا ہے
مگر یہ سلسلہ کب تک چلے گا
ہم اس کی چاکری کرتے رہیں گے
وہ ہم کو دھمکیاں دیتا رہے گا

۲۷ جولائی ۲۰۰۷ء

○○○

ایڈووکیٹ

یہ ان کا مختصر سا ہے تعارف
بڑے لائق، نہایت معتبر ہیں
بڑے مشہور ایڈووکیٹ ہیں وہ
وہ لاعلمی میں خاصے نامور ہیں

۲۸ جولائی ۲۰۰۷ء

امریکہ اور ہم

ہم اس کے حکم کو کیسے نہ مانیں
ہمارا اس قدر مقدور کب ہے
ہمیں مطلوب اس کی خیر خواہی
ہمیں اپنا بھلا منظور کب ہے

۲۹ جولائی ۲۰۰۷ء

○○○

ڈیل

قیاس آرائیاں بڑھنے لگی ہیں
فضا تبدیل ہوتی جا رہی ہے
ابھی پردے میں ہے تفصیل اس کی
مگر کچھ ڈیل ہوتی جا رہی ہے

۳۱ جولائی ۲۰۰۷ء

انصاف

ہماری عقل بھی قائل ہے اِس کی
یہی کچھ کہہ رہا ہے دل ہمارا
اگر ہے ملک میں انصاف زندہ
بہت روشن ہے مستقبل ہمارا

یکم اگست ۲۰۰۷ء

○○○

جرم

پوچھتی ہے عدالتِ عظمیٰ
کوئی اس کا جواب دو بھائی
کہیے جاوید ہاشمی نے کیا
عمرِ جاوید کی سزا پائی

۱۳ اگست ۲۰۰۷ء

امتدادِ زمانہ

برپا کیئے وہ دورِ زماں نے تغیرات
گاڑی نئی تھی جس کا کھٹارا بنا دیا
چھوڑا نہیں کسی کو بھی یلغارِ وقت نے
آخر کھجور کو بھی چھوہارا بنا دیا

۵ اگست ۲۰۰۷ء

○○○

جاوید ہاشمی

بڑی اچھی خبر سننے میں آئی
ملی جاوید صاحب کو رہائی
بپا کیوں کر نہ ہو جشن مسرت
نہ کیوں تقسیم ہو گھر گھر مٹھائی

۶ اگست ۲۰۰۷ء

مُعَمّا

کیا حقیقت بھی ہے کوئی اس کی
یا فقط قال و قیل ہے، کیا ہے
پوچھ لو یہ کسی سیانے سے
ڈیل ہے یا کہ ڈھیل ہے، کیا ہے

۹ اگست ۲۰۰۷ء

○○○

چاچا سام

ہم سے اس کا سلوک ہے ایسا
سر پہ لٹکی ہوئی ہے اک تلوار
اور کیا اس کے باب میں کہیے
''ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار''

۱۰ اگست ۲۰۰۷ء

مرا وطن

یارب مرے وطن کو عطا کر وہ رنگ روپ
ہوتا ہے رنگ روپ جو فصلِ بہار کا
میرا وطن ہو اتنا حسیں جس کے سامنے
منظر بجھا بجھا ہو سمندر کے پار کا

۱۱ اگست ۲۰۰۷ء

○○○

شوشہ

یہی ان کا رویہ اور وتیرہ ہم نے دیکھا ہے
کہ جو بھی عہد کرتے ہیں پھر اس کو توڑ دیتے ہیں
مگر جب سختی حالات ان کو گھیر لیتی ہے
تو چپکے سے ایمرجنسی کا شوشہ چھوڑ دیتے ہیں

۱۶ اگست ۲۰۰۷ء

قومی زباں

جنہیں قومی زباں بھاتی نہیں ہے
زبانِ غیر کے قربان جائیں
مروڑ اٹھتا ہے انگریزی کا جن کو
یہاں کیوں ہیں وہ انگلستان جائیں

۱۷ اگست ۲۰۰۷ء

○○○

مقامِ شکر

اب یقینی ہے ہماری پیش رفت
اور زمیں اس کیلئے تیار ہے
شکر واجب ہے کہ اب اس ملک میں
عدلیہ پوری طرح بیدار ہے

۱۹ اگست ۲۰۰۷ء

ایک سوال

کچھ تلافی اس کی ہونی چاہیے
یاد رکھنا چاہیے احسان کو
ہم کو پاکستان نے سب کچھ دیا
کیا دیا ہے ہم نے پاکستان کو؟

۲۲ اگست ۲۰۰۷ء

○○○

آزادی

جب کبھی وہ ہم کو جیسا حکم دے
اس پہ ہم سر کو جھکاتے جائیں گے
ہم کو آزادی میسر ہو نہ ہو
یومِ آزادی مناتے جائیں گے

۲۳ اگست ۲۰۰۷ء

مت پوچھو

کچھ امریکہ بہادر کا نہ پوچھو تم
وہ اپنے آپ کو ہیرو سمجھتا ہے
ہماری قدر بھی پہچانتا ہے وہ
ہمیں زیرو بٹا زیرو سمجھتا ہے

۲۴ اگست ۲۰۰۷ء

○○○

فیصلہ

چونکہ اس سے بول بالا ہو گیا انصاف کا
اس لیے یہ فیصلہ ہم کو بہت اچھا لگا
شیرافگن اس لیے اتنے جلال آلود ہیں
آمریت کو بڑا دھچکا، بڑا جھٹکا لگا

۲۵ اگست ۲۰۰۷ء

جن چھا

جناب آپ نے اس آہنی شکنجے سے
رہائی کا کوئی نسخہ بھی سوچ رکھا ہے
ہمیں تو کچھ بھی میسر نہیں گھٹن کے سوا
ہمیں تو اس نے کچھ ایسا دبوچ رکھا ہے

۲۶ اگست ۲۰۰۷ء

○○○

مُکّا

یہی باقی بچا تھا ایک حربہ
اور اس کا آزمانا، رہ گیا تھا
دلائل ہو گئے تھے ختم سارے
فقط مُکا دکھانا رہ گیا تھا

۳۰ اگست ۲۰۰۷ء

نقصان

اپنی امن و امان کی کھیتی
اتنی ویران کر رہے ہیں آپ
دوسروں کے مفاد کی خاطر
اپنا نقصان کر رہے ہیں آپ

۳۱ اگست ۲۰۰۷ء

○○○

فوجی حکومت

اسے کوئی جانے کی جلدی نہیں تھی
بہت کچھ ٹھکانے لگا کر گئی ہے
یہاں جب بھی آئی ہے فوجی حکومت
ترقی کا عشرہ منا کر گئی ہے

یکم ستمبر ۲۰۰۷ء

احوالِ وطن

نہ پوچھو حال کچھ میرے وطن کا
جسے حیرت سے دنیا تک رہی ہے
ابلتا ہے ادھر بھی کوئی دلیہ
ادھر بھی کوئی کھچڑی پک رہی ہے

۲ ستمبر ۲۰۰۷ء

○○○

دعائیں

بچے بلک رہے ہیں محلے میں ہر کہیں
پنکھے ادھر ہیں بند، اُدھر روشنی نہیں
بجلی اسی طرح جو رہے گی خلل پذیر
سرکار کو دعاؤں کی کوئی کمی نہیں

۴ ستمبر ۲۰۰۷ء

کون جانے؟

کون جانے کیا وقوعہ غیب کے پردے میں ہے
ہونے والا ہے کہ یا ہے معرض تاخیر میں
انگلیاں چٹخا رہے ہیں آپ تو تدبیر کی
آخری مکا ہے لیکن پنجہ تقدیر میں

۶ ستمبر ۲۰۰۷ء

○○○

راہزن

پھر وہ پچھتاتا رہے گا عمر بھر
ایسے نازک وقت میں جو سو گیا
دندناتے پھر رہے ہیں راہزن
جاگتے رہنا ضروری ہو گیا

۷ ستمبر ۲۰۰۷ء

لہٰذا

بڑی مدت میں جو ہوتے ہیں پیدا
اُنہیں فی الفور پیدا کر رہے ہیں
مسائل حل نہیں ہوتے ہیں چونکہ
لہٰذا اور پیدا کر رہے ہیں

۸ ستمبر ۲۰۰۷ء

○○○

شریف لوگ

یہاں اِک روز بھی آ کر وہ ٹھہریں
یہ گنجائش نہیں ہے اِس چمن میں
جہاں چاہیں وہ جا سکتے ہیں لیکن
وہ آ سکتے نہیں اپنے وطن میں

۱۲ ستمبر ۲۰۰۷ء

جبری جلاوطنی

ختم ہونے کا نہیں اب احتجاجی سلسلہ
صورتِ حال اس قدر سنگین کر ڈالی گئی
کتنی اس حرکت سے پامالی ہوئی آئین کی
عدلیہ کی کس قدر توہین کر ڈالی گئی

۱۳ ستمبر ۲۰۰۷ء

○○○

غافل

اٹھا کر اس کو جدہ لے گئے ہیں
کراچی بھیجنے کا دے کے جھانسا
انہیں کچھ خوف ہی اس کا نہیں ہے
جو پل بھر میں پلٹ دیتا ہے پانسا

۱۵ ستمبر ۲۰۰۷ء

القاعدہ

بڑی بے قاعدہ سی ہیں تمہاری کوششیں ساری
بہت تھوڑے ابھی القاعدہ کے پیچ و خم نکلے
ابھی تک تشنہ تکمیل ہیں کچھ میرے منصوبے
"بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے"

۲۲ ستمبر ۲۰۰۷ء

○○○

ٹوئنٹی (۲۰)

گیند بلے کا تماشا ہم نے بھی دیکھا جناب
اپنے دشمن کو فقط للکار کر ہم رہ گئے
فتح کے پہلو میں بیٹھی تھی شکست ناگہاں
جیتنے والے تھے لیکن ہار کر ہم رہ گئے

۲۶ ستمبر ۲۰۰۷ء

قصوروار

مجھے خوش آئی نہیں ہے یہ حرکت بے جا
یہ کہہ رہا ہے مرا سلسلہ خیالوں کا
سیاہ کرتے نہ احمد رضا[1] کے چہرے کو
خیال کرتے کچھ اس کے سفید بالوں کا

۲۷ ستمبر ۲۰۰۷ء

○○○

صدارتی الیکشن

نہ پوچھو حالت حزب مخالف
جو اس کے ساتھ ایکشن ہو رہا ہے
بڑی حیرت سے دنیا تک رہی ہے
ہمارے ہاں الیکشن ہو رہا ہے

۲۹ ستمبر ۲۰۰۷ء

---

[1] احمد رضا قصوری

المیہ

کس قدر پامال ہیں لوگوں کے جمہوری حقوق
کس قدر دنیا کی نظروں میں ہوئے ہم بے وقار
اب یہی کچھ دیکھنے کو رہ گیا اس ملک میں
کشمکش اور چپقلش اور انتشار و خلفشار

۳۰ ستمبر ۲۰۰۷ء

○○○

نسخہ

اگر بیماریِ شوگر ہے تجھ کو
نہ کھا بیسن بھی تو اتنا زیادہ
یہ سارا مسئلہ مقدار کا ہے
کریلا بھی نہیں اچھا زیادہ

۱۳ اکتوبر ۲۰۰۷ء

امکانات

میں ابھی تک ہوں اسی کے سحر میں
بات اک درویش ایسی کہہ گیا
جانے کیا کچھ ہو رہے گا دوستو
جانے کیا کچھ ہوتے ہوتے رہ گیا

۱۵ اکتوبر ۲۰۰۷ء

○○○

دیکھوتو

جرم سارے معاف کر ڈالے
یہ سیاسی مخول دیکھو تو
کتنے برسوں پہ ہے یہ پھیلی ہوئی
ڈیل کی ڈیل ڈول دیکھو تو

۱۷ اکتوبر ۲۰۰۷ء

Her کرپشن

سالہا سال کی غلاظت بھی
ایک لمحے میں صاف ہو جائے
ڈیل ایسی کبھی نہ دیکھی تھی
ہر کرپشن معاف ہو جائے

۱۸ اکتوبر ۲۰۰۷ء

○○○

چیف جسٹس کا فرمان

ختم ہونا چاہیے اس ملک میں
ہر طرح کے ظلم و استبداد کو
چودھری صاحب نے ڈٹ کر کہہ دیا
پیش کیجیے گمشدہ افراد کو

۱۹ اکتوبر ۲۰۰۷ء

چشم پوشی

اک جواب مختصر درکار ہے
چھوڑ دیجے حاشیے تفصیل کے
کیا نظر آتے نہیں ہیں آپ کو
جوہری ہتھیار اسرائیل کے

۱۷ اکتوبر ۲۰۰۷ء

○○○

بے نظیر بھٹو

ڈیل کا جانے کیا نتیجہ ہو
جانے کیا انقلاب لاتی ہے
واپسی بے نظیر بھٹو کی
دیکھیے رنگ کیا دکھاتی ہے

۱۸ اکتوبر ۲۰۰۷ء

سانحہ کراچی

یہ کراچی کا سانحہ توبہ!
اس کے بارے میں اور کیا کہیے؟
اس کو رقص درندگی لکھیے
بربریت کی انتہا کہیے

۲۰ اکتوبر ۲۰۰۷ء

○○○

خوشحالی

یہ خوشحالی مثالی ہے ہماری
وہ ٹی وی پر یہی فرما رہے ہیں
زراعت کی ترقی دیکھ لیجے
ٹماٹر انڈیا سے آ رہے ہیں

۲۵ اکتوبر ۲۰۰۷ء

چچا سام

جب بھی تہذیب فرنگی کے ستم یاد آئے
اس گھڑی ہم کو چچا سام بہت یاد آیا
اس کی فرمان پذیری کا نتیجہ توبہ
شاہِ ایران کا انجام بہت یاد آیا

۴ نومبر ۲۰۰۷ء

○○○

آنسو

یہ کیسی مسکراہٹ تھی ہماری
کہ جو پل بھر میں آنسو ہو گئی ہے
ترقی بھی بہت ہم کر رہے تھے
ایمرجنسی بھی لاگو ہو گئی ہے

۷ نومبر ۲۰۰۷ء

نگران حکومت

بھلائی کے کرے گی کام سارے
نہ ہرگز کوئی نادانی کرے گی
بہت آساں ہے اب اس کا فریضہ
حکومت صرف نگرانی کرے گی

۱۷نومبر۲۰۰۷ء

○○○

پابندی

نہیں مانیں گے من مانی کسی کی
عوام اس فیصلے پر تُل گئے ہیں
ہوئے ہیں بند جب خبروں کے چینل
تو افواہوں کے چینل کھل گئے ہیں

۱۸نومبر۲۰۰۷ء

پُر امید

جانے کیا اس ضمن میں امسال ہوگی پیشرفت
کاتبِ تقدیر جانے فیصلہ تقدیر کا
دوستو ہر وقت پُرامید رہنا چاہیے
فیصلہ ہو جائے شاید ڈیم کی تعمیر کا

۲۶نومبر۲۰۰۷ء

○○○

واپسی

بڑا بن باس کاٹا ہے انہوں نے
تو پھر صورت بنی ہے واپسی کی
خوشی کیونکر نہ ہو اہلِ وطن کو
میاں صاحب کی تشریف آوری کی

۲۷نومبر۲۰۰۷ء

استقبال

یہ استقبال کیسا ہو رہا ہے
تشدد کی گھٹا پھر چھا رہی ہے
میاں صاحب جو آئے ہیں وطن میں
پولس پھر لاٹھیاں برسا رہی ہے

۲۸ نومبر ۲۰۰۷ء

○○○

سیاست مدار

ان پر ہیں ختم ساری سیاست مداریاں
ان کا کوئی بیان ذرا معتبر نہیں
اڑتی سی اک خبر ہے کہ ہیں وہ کسی کے ساتھ
لیکن ہیں کس کے ساتھ کسی کو خبر نہیں

۲۹ نومبر ۲۰۰۷ء

ان شاءاللہ

رہے گا اب نہ سیاست کا تند و تیز مزاج
کہ جس کے ہاتھ سے زخموں پہ زخم کھائے ہیں
یہاں پر آئے گی اب خوشگوار تبدیلی
شریف لوگ پلٹ کر وطن میں آئے ہیں

۳ دسمبر ۲۰۰۷ء

○○○

تازہ خبر

کب ہمیں اس کی خبر تھی دوستو!
یہ خبر بھی اب سنائی جائے گی
خود یہ صدرِ محترم فرمائیں گے
تیل کی قیمت بڑھائی جائے گی

۱۳ دسمبر ۲۰۰۷ء

آٹا

اور سارے کام میرے ہو گئے ہیں ملتوی
ایک شے کی جستجو میں بھاگتا پھرتا ہوں میں
کچھ دعا فرماؤ میری کامیابی کیلئے
دن چڑھا ہے اور آٹا ڈھونڈنے نکلا ہوں میں

۲۸ دسمبر ۲۰۰۷ء

○○○

بے نظیر

کب سمٹتا ہے کسی پیرایہ اظہار میں
سانحہ اتنا المناک اور درد انگیز ہے
یہ لیاقت باغ کے جلسے میں قتلِ بے نظیر
کیا کہیں یہ ضربِ غم کتنی قیامت خیز ہے

۲۹ دسمبر ۲۰۰۷ء

زندگی اور روٹی

جتنی سستی آج کل ہے دوستو!
زندگی اتنی کبھی سستی نہ تھی
جتنی مہنگی ہو گئی ہے ان دنوں
اس قدر روٹی کبھی مہنگی نہ تھی

۳۰ دسمبر ۲۰۰۷ء

○○○

جانے کب تک

بربریت کے یہ پرچم کب تلک لہرائیں گے
جانے کب تک اس طرح کے سانحے پیش آئیں گے
کب تلک حکام اپنے عزم کو دہرائیں گے
مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچائیں گے

۳۱ دسمبر ۲۰۰۷ء